اگر تو تشنہ لبی از فراق یار ازل | ہنوش جرعۂ وصلش زجام نور الدین

عام قیمت سالانہ پیشگی للعہ | قادیان ضلع گورداسپور

جلد ۱۳ | ۱۲ شعبان سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۱۳ء و ۲۔ ساون بروز جمعرات | نمبر ۱

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں درآ | جائنٹ ایڈیٹر میاں سراج الدین صاحب | کہ ہست محی موتی کلام نور الدین

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بفضلہ خدا بخیریت ہیں اور تمام درس روزانہ حسب معمول ہوتے ہیں۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہمہ وجوہ بخیریت ہیں

حضرت خواجہ صاحب کا کام دن بدن بڑھتا جاتا ہے ان کے تازہ خطوط دوسری جگہ درج اخبار ہیں۔ برادران چودھری فتح محمد صاحب ایم۔ اے اور شیخ نور احمد صاحب لکھنؤ سے اطلاع دیتے ہیں کہ میاں فضل الدین صاحب ٹھیکیدار گورہ پلٹن نے مبلغ عہ بامداد رسالہ خواجہ صاحب ارسال فرمائے جزاہ اللہ احسن الجزاء

احاطہ دار الضعفاء میں تعمیر چاہ کے واسطے جو تحریک کی گئی تھی اسپر حافظ عبد المجید صاحب نے کوہ منصوری سے مبلغ منٓ روانہ کئے ہیں۔ امید ہے کہ دیگر احباب بھی توجہ فرماوینگے ؛

حضرت مولوی محمد علیصاحب ابھی تک کوہ مری پر سکونت پذیر ہیں

حضرت مفتی صاحب بحکم حضرت خلیفۃ المسیح بمعہ مولوی فاضل حاجی عبد الحی صاحب عرب کے برائے وعظ ریاست کپورتھلہ تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں بخیریت کامیابی سے واپس کرے۔ (ابن عمر)

اثر صداقت

نتیجہ مباحثہ

گرچہ ہر کس زرہ لاف بیانے دارد
صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

اگرچہ وقتی شور دنیا دار مچالیں اور بظاہر اپنی فتح کا نقارہ چند منٹوں کے واسطے بجالیں اور غرباء کے پیسوں سے ملاں لوگ اپنی جیبیں بھر لیں مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام متقی کا ہے۔ چندروزہ خوشی کچھ شے نہیں اس کا نمونہ موضع مانگٹ اونچے میں ہوا جو ذیل کی مراسلت میں درج ہے۔ اس میں یہ بھی حلفیہ بیان ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اُن مولویوں کو جو ہمارے ساتھ مسئلہ وفات حیات مسیح پر گفتگو کریں **گدھا** کا خطاب عطا کیا ہے۔ ممکن ہے یہ سچ ہو کیونکہ ہم نے بھی دیکھا ہے کہ مولوی صاحب موصوف خود بھی اس مسئلہ پر گفتگو کرنے سے بھاگتے ہیں اور بُری طرح بھاگتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

اللہ اللہ صداقت آخر صداقت ہی ہے گو ایک دنیا اس کا انکار کرے۔ اور جھوٹ جھوٹ ہی ہے گو سب لوگ اس کی تائید کریں۔ دو سال سے کچھ زیادہ ہی عرصہ ہوا ہے کہ موضع مانگٹ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ ہوا۔ مناظر احمدیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی تھے دو دن مباحثہ ہوا۔ دور دور سے لوگ آئے تھے اور کئی دیہات سے آئے۔ دونوں عالموں نے اپنا اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے مفصل اور لبسیط تقریریں کیں جن میں صدق وعدل کے لحاظ سے اور قرآن وحدیث کے شواہد کے ساتھ مدلل گفتگو کرنے کے اعتبار سے پھر نتیجہ اور ثمرہ کے اعتبار سے احمدی فریق کا عالم غالب آیا اور میدان مباحثہ سے گوئے سبقت بھی وہی لیگیا۔ بروز مباحثہ دونوں عالموں نے حضرت مسیح کی حیات و وفات کے بارے میں علی رؤس الاشہاد بھرے مجمع میں حلف بھی اُٹھائے مولوی ابراہیم صاحب نے قسم اُٹھائی کہ حضرت مسیح اپنے خاکی قالب کے ساتھ زندہ اس وقت تک آسمان پر موجود ہے اور احمدی مولوی صاحب نے قسم کھائی کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے ہیں۔ پھر تقریروں کے بعد مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا کہ مجمع سے جو حضرت مسیح کو زندہ سمجھتے ہیں وہ میرے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوں۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ سب غیر احمدی صاحبان جو مولوی صاحب موصوف کے ہم مشرب اور ہم خیال تھے سب کے سب مولویصاحب کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے تو مولوی ابراہیم صاحب

سیالکوٹی نے فرمایا کہ دیکھو یہ سب لوگ حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے والے ہیں اور باوجودیکہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی نے وفات مسیح کے ثابت کرنے کے لئے بہت تقریر کی لیکن اُن میں سے ایک نے بھی وفات کو نہیں مانا مولوی صاحب کا یہ کہنا اور اس طرز کو استعمال کرنا ایک حکمت عملی تھی جس سے مقابلتاً احمدی فریق کو جو تعداد میں غیر احمدیوں کی نسبت بہت ہی تھوڑے تھے استخفاف اور تحقیر منظور تھی جس کے مقابل احمدی فریق کے مولویصاحب نے بھی اسیطرح کیا کہ سب احمدیوں کو اُٹھا کر یہ کہدیا کہ دیکھو یہ سب لوگ حضرت مسیح کو فوت شدہ یقین کرتے ہیں اور باوجودیکہ مولوی ابراہیم صاحب نے بہت لمبی تقریر فرمائی لیکن ان سے ایک پر بھی اثر نہوا اور نہ ان میں سے کسی ایک نے مسئلہ وفات کو چھوڑ کر مسئلہ حیات کو تسلیم کیا

مباحثہ کے دن موضع مانگٹ اونچی میں کوئی پندرہ بیس کس احمدی ہونگے جو بحث میں موجود تھے اور وہاں کے غیر احمدی بھی سب کے سب حاضر تھے اور دونوں عالم اپنی اپنی تقریریں کرکے حاضرین کے دلوں کے کھیتوں میں تخم ریزی فرما گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی غلام رسول صاحب کا بویا ہوا بیج تو اسقدر اُگا کہ خود موضع مانگٹ اونچی میں سٹا پچاس آدمی احمدی ہوگئے اور آج دو سال کے عرصہ میں احمدیوں کی تعداد دو اڑھائی سو سے بھی زیادہ ہے اور خدا جانے اس بحث کا اثر مجمع کے بیرونی لوگوں پر کیا کچھ ہوا ہوگا یہ اثر تو صرف اسی گاؤں کے لوگوں پر ہوا جہاں بحث ہوئی پھر علاوہ اس کے دیکھئے کہ بحث سے پہلے موضع مذکور سے احمدی جماعت کا چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں سالانہ پچاس روپیہ یا کچھ کم زیادہ اس سے وصول ہوتا تھا۔ آج خدا کے فضل سے اُسی موضع سے تین چار سو روپے سے بھی زیادہ وصول ہوتا ہے۔ اور آج موضع مانگٹ اونچی میں غیر احمدیوں سے صرف دو چار کس باقی ہیں۔ باقی کچھ مر گئے اور بہت بڑی تعداد خدا کے فضل سے احمدی ہو گئی اور جو احمدی ہوگئے ہیں کیا وہ اور کیا غیر احمدی حضرت مسیح کو سب کے سب فوت شدہ مانتے ہیں اور سب یہی کہتے ہیں کہ وہ بڑا ہی جھوٹا مولوی ہے جس نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت مسیح کو زندہ کہا۔ حالانکہ وہ فوت ہوگیا ہے اور آج اگر مولوی ابراہیم صاحب اور مولوی غلام رسول دونوں مانگٹ اونچی میں آجائیں اور روز مباحثہ کی طرح اپنے ہمخیالوں کا امتیاز کرنا چاہیں تو میرے خیال میں مولوی ابراہیم کے ساتھ موضع مذکور کے باشندوں سے ایک بھی حضرت مسیح کی حیات کے خیال کا آدمی نہ اُٹھیگا پھر مولوی غلام رسول کے ساتھ خدا کے فضل سے گاؤں کے سب لوگ اُٹھ کھڑے ہونگے اور مسیح کی وفات کا قائل ایک کثیر التعداد گروہ نظر آئیگا

پس یہ صداقت ایک طالب حق کے لئے کچھ تھوڑا نشان نہیں اور حضرت سیدنا مولا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب مرزا غلام احمد صاحب کے صدق و صداقت پر اس کا کچھ تھوڑا اثر نہیں کاش کوئی منصف مزاج اور طالب حق ہو کر اس ماجرا پر محققانہ نظر ڈالتا اور سچائی کو پاکر قبول کرتا

کس قدر افسوس ہے کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی باوجودیکہ ایک دنیا مان گئی ہے کہ حضرت مسیح اسرائیلی فوت ہوگئے پھر بھی وہی بے سُرا راگ الاپتے پھرتے ہیں اور جا بجا حیات مسیح کا وعظ سنا سنا کر اسلام کو سخت ضعف پہنچا رہے ہیں ان سے تو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ہی اچھے ہیں جو باوجود ہمارے سلسلہ کے سخت معاند ہونے کے زمانہ کی عام ہوا کو شناخت کر گئے اور حیات مسیح کے غلط مسئلہ کو اپنی تقریروں سے رخصت کر دیا چنانچہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود جناب مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ایک دو ماہ کا عرصہ گذرنے پر موضع تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے درمیان مباحثہ ہُوا اور مولوی راجیکی نے امور بحث کو ترتیب دینے کے لئے پہلے مسئلہ حیات و وفات مسیح پیش کیا تو مولویصاحب نے انکار کیا کہ میں اس مسئلہ پر ہرگز بحث نہیں کرونگا پھر مولویصاحب کیطرف کے لوگوں نے بھی بار بار عرض کیا کہ مولویصاحب جس طرح بھی ہو آپ مسئلہ حیات و وفات مسیح پر بحث کریں - - -

.. .. لیکن مولویصاحب نے ہر بار انکار ہی کیا اور بالآخر بڑے جوش کے ساتھ بآواز بلند بھرے مجمع میں فرمانے لگے کہ میرے نزدیک مرزائیوں کے ساتھ جو اس مسئلہ میں بحث کرتا ہے وہ گدھا ہے۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مولویصاحب کے نزدیک اب مسئلہ وفات مسیح ایسا مبرہن اور محقق ہے کہ جو اب بھی اس سے انکار کرتا ہے آپ کے نزدیک وہ ایسا احمق اور بیوقوف ہے کہ جس کو گدھا کہنا چاہیئے۔ میں اس مجمع میں موجود تھا اور میں نے یہ الفاظ مولویصاحب موصوف کی زبان سے خود اپنے کانوں سے سُنے تھے اور مجمع کے سب لوگوں نے سنے تھے جو گواہی دے سکتے ہیں اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سچا واقعہ ہے ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خیر اس مسئلہ کی بحث کو تو ٹال دیا گیا اور بحث کے لئے حضرت مسیح موعود کی وفات کا مسئلہ پیش ہُوا کہ حضرت مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب سے پہلے فوت ہوگئے اس لئے جھوٹے تھے اس مسئلہ میں مولوی راجیکی نے وہ سیر کن تقریر کی کہ مولوی ثناء اللہ کے ہوش گم ہوگئے۔ چنانچہ دوسرے دن بحث کے لئے بڑی مجبوری کے ساتھ تیار کئے گئے اور دوسری بحث میں مولوی ثناء اللہ کی وہ حالت ہوئی کہ عین مجمع مباحثہ میں سے مقابل سے اُٹھ بھاگے اور کہنے لگے میرا تو سر چکرا گیا ہے لوگ سارے مجمع میں اور مولویصاحب گاؤں میں داخل ہو رہے ہیں پیچھے سے آوازیں بھی دیگئیں مگر مولویصاحب ہیں کہ معاودت اور مراجعت کا نام ہی نہیں جانتے۔ پھر صبح طلوع آفتاب سے پہلے رخصت ہوگئے اور جاکر اپنے اخبار میں مولوی ابراہیم کی طرح پبلک کے سامنے فخریہ لکھ مارا کہ ہم نے فتح پائی اور اتنے مرزائیوں نے ہمارے ہاتھ پر توبہ کی۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خیر حضرت مسیح موعود کی وہ باتیں جن سے قوم نے انکار کیا اور اسلئے برگزیدہ خدا کی تکذیب کی اور بُرا بھلا کہا آخر انہی باتوں کو ماننے کے لئے خدا کے فضل سے زمانہ خود بخود مجبور ہوجاتا ہے مسئلہ وفات مسیح کو جس پر فتوے تکفیر کے طیار ہوتے تھے آج اس مسئلہ کو مکفرین خود تسلیم کر رہے ہیں ؎

ہرچہ دانا کند۔ کند ناداں
لیک بعد از ہزار رسوائی

ضرورت ہوشیارپور میں ایک مسلمان حلوائی ایک پرچون فروش دو دکانداروں کی ضرورت ہے قابل اعتبار آدمیوں کو امداد سرمایہ کی بھی دیجائیگی۔ خط و کتابت م یس معرفت ایڈیٹر بدر ہو

ارشاد المسیح ڈاکٹر شیخ محمد حسین صاحب۔ احمدی کی نظم بعنوان ارشاد المسیح کا کچھ حصہ اخبار بدر میں چھپتا رہا ہے اسکو اب ڈاکٹر صاحب نے بصورت رسالہ شائع کیا ہے اور ساتھ نثر میں حضرت مرزا صاحب کی تعلیم بھی درج کی ہے۔ قابل اشاعت رسالہ ہے۔ ملنے کا پتہ ڈاکٹر صاحب موصوف بازار ٹوکریان۔ امرتسر

بلکہ جس قدر علم و معرفت بڑھیگا اسیقدر مجھ میں حمد و شکر گذاری کرنے کا احسان زیادہ ہوگا۔ کیا خدا نے لنائی سے مجھے علم و دانائی حاصل کرنے کے قوا نہیں بخشے اور اگر اُس نے انسان میں یہ قوتیں رکھدی ہیں تو پھر یہ قوتیں نشو و نما پائی چاہئیں۔ جنابہ حوا نے بہت ہی سر مارا۔ بہت ہی سوچا اُن کی عقل میں کوئی بھی معقول بات نہ آئی کہ کیوں خدا کیطرف سے ممانعت ہوسکتی ہے کہ درخت علم نہ کھایا جاوے۔ یہ بات اُنھیں لاینحل بھید ہی نظر آیا۔ اور اگر آپ صاحبان مجھ سے پوچھیں تو حوا حق بجانب تھیں۔ یہ تو کوئی سِر ہی تھا جو نہ حوا کو سمجھ آیا نہ مجھے سمجھ آتا ہے اور نہ کسی انسان کو اُس دن سے آج تک یہ سمجھ آیا ہے۔ جس درخت کے متعلق یہ لکھا ہے کہ اُس کو کھا کر انسان عقلمند ہوتا ہے اُس کے متعلق یہ گمان کرنا کہ خدا اُس کے کھائے جانے سے دریغ کریگا یہ تو رحیم فیاض مہربان خدا کی شان کے بہت خلاف ہے۔ حوا نے آخر اُس درخت کے پھل کو کھا ہی لیا پھر کیا تھا بدی اور نیکی کے درمیان تمیز کرنے کی قوت اُس میں پیدا ہو گئی۔ کیا راحت بخش تبدیلی ہو گئی بے عقلی کی بجائے دانشمندی اور جہالت کی بجائے بصیرت پیدا ہو گئی یہ تو ایک نایاب عطیہ الٰہی تھا اور ایک ایسا امر حوا کو حاصل ہو گیا ہے خوش قسمتی سمجھنا چاہئے۔ آدم سے عورت کی ذات تو طبعًا بے نفس اور غیر خود غرض پیدا ہوئی تھی وہ ایسی نایاب چیز سے کب دریغ کر سکتی تھی۔ حوا نے آدم کو وہ پھل دیا اور اُس نے بھی درخت علم کے پھل کو کھایا۔ لیکن خداوند تو ایک حاسد خدا تھا۔ جیسے خروج باب ۲۰ میں خود اُس نے موسیٰ کو دس احکام شریعت دیتے ہوئے اپنے آپ کو حاسد سے ملقب کیا ہے علاوہ ازیں جیسے کہ بائبل میں لکھا ہے خدا کو اس خیال سے بڑی تکلیف ہوئی۔ کہ ہیں! کہ آدم اب بدی نیکی میں تمیز کرنے کی طاقت حاصل کر کے ہم میں سے اور ہم سا ہو گیا۔ خدا کو بقول بائبل یہ بھی گھبراہٹ تھی کہ درخت علم کے بعد اب کہیں درخت زندگی پر آدم ہاتھ چلا کر کہیں حیات ابدی نہ حاصل کرے۔ اس لئے خداوند خدا نے آدم کو باغ سے نکال کر اُسے اُس زمین کی کسانی کرنے کے لئے بھیجا جہاں سے وہ نکلا تھا۔ یہ خدائی فیصلہ تھا اور قطعی تھا۔ وہ دن چنداں عورت کے ساتھ مراعات کرنے کے دن تو تھے ہی نہیں اور شاید آدم کو خیبت نہیں ہوا کبھی کوئی نہ تھا اس لئے آدم کو اپنے بچاؤ کے لئے عورت پر الزام دینے میں نہ ڈرا کبھی وہ نہ غصہ پیدا ہوا اور یہ تو شاید اس میں ایک [illegible] ہے جو ورثہ میں شاید بہت سے بنی آدم کو ملی ہوئی ہے آدم نے اپنے ڈیفنس میں خدا کو کہا جس عورت کو آپ نے میرے ساتھ رہنے کو دیا ہے اُس نے یہ درخت مجھے کھانے کو دیا ہے۔ بہرحال یہ عذر پذیر ہوا اور اچھا ہوا کہ قبول ہوا۔ کیونکہ کسی مرد کا کیا حق ہے کہ وہ ایک عورت کو نقصان دیکر اپنی عزت کو حاصل کرے۔ آدم کو ابدی ہلاکت کی سزا ملی۔ کیا انقلاب ہے وہ جو خوش و خرم تھا اب زندگی کے تمام دنوں کے لئے غم و ہم میں ڈالا گیا۔ وہی جو کل کائنات کا بادشاہ تھا وہ ایک ذرہ ذرہ کا محتاج ہو گیا۔

اس مصیبت کی ذمہ دار عورت تھی۔

جس کے لئے خداوند نے زمین سے ہر ایک درخت آنکھ کو لبھانے والا اور ذائقہ میں اچھا پیدا کیا اُس کے لئے اب زمین لعنتی ہو گئی اور کانٹوں کے سوا اور کچھ پیدا نہ کر سکتی تھی۔ کیا سر کے بل آدم گرا اور کیا تقدیر نے پیچ مارا۔ اور یہ سب کچھ بقول کتاب پیدائش صرف عورت کے طفیل ہوا۔ تو پھر آپ خود ہی خیال کریں کہ آدم کے بچے کو عورت ذات کیا اچھی معلوم ہونے لگی۔ جس ذات شریف کے حالات ماسبق یہ ہوں وہ آدم کے بیٹوں سے کسی مراعات۔ نیک سلوک۔ یا برابری کی اُمید کیسے رکھ سکتی ہے

عورت کی ذلت کی ذمہ دار کتاب پیدائش

لیڈی صاحبان اور جنٹلمین مجھے آپ معاف فرمادیں اگر میں نے اُن واقعات کے بیان کرنے میں آپ کا وقت لیا ہے جو بائبل کے ابتدائی صفحات میں آپ خود بھی لفظاً لفظاً پڑھ سکتے تھے اور اس کی ایک وجہ تھی۔ میری ناقص رائے میں جو کچھ آجتک مردوں نے بُرا بھلا عورت کے متعلق کہا یا لکھا ہے اُس کی ذمہ دار کتاب پیدائش ہے۔ شریعت خوانین کیا آپ مرد کے بچے کو معاف نہ کردینگی جب اُس نے اسرائیلی خاندان میں یکی ہی کچھ عورت کے متعلق پڑھا اور اس لئے اگر یہ سمجھ کر اُس نے آپ کے حقوق کیطرف بے التفاتی کی یا وہ اپنے عام سلوک میں آپ کے ساتھ عمدہ برتاؤ نہ کر سکا۔ مثلاً شادی کے معاملہ میں ہی۔ اور شادی پر تو ساری زندگی کا رنج و راحت حصر رکھتا ہے اور تمام آئندہ امور زندگی اس سے وابستہ ہیں لیکن اسی اہم معاملہ میں مرد نے اسرائیل کے گھرانے میں آپ کو کوئی رائے دینے کا حق نہیں دیا۔ اُس کے نزدیک عورت کیا ہے۔ گھر میں کوئی چیز یا گھر کا کوئی برتن۔ اگرچہ نہایت ہی خوبصورت یا گھر کی زیب و زینت۔ لیکن ایک بیجان چیز۔ جسکو جہاں چاہا رکھدیا۔ اور چیزوں کی طرح عورت بھی ترکہ میں کی ایک چیز تھی اور پھر بھی وارث متوفی کو یہ حق حاصل تھا کہ اُسے قبول کرے یا پھینکدے۔ جیسے کہ کتاب دوسری مثنی باب ۲۵ آیت ۵ میں لکھا ہے۔ اگر دو اکھٹے رہتے ہوں اور ایک اُن میں سے بے اولاد مر جاوے اور پھر متوفی کی عورت کانی نہیں کہ گھر سے باہر کسی اور سے نکاح کرے بلکہ وہ متوفی کے دوسرے بھائی کی عورت ہو گی۔ جب تک تو وہ باکرہ رہتی یہودیوں میں وہ اپنے باپ کی جائداد تھی کبھی وہ عوض معاوضہ کے طور پر دیدی جاتی تھی کبھی خاندانی تنازعات کے مٹانے میں کام آتی تھی اور کبھی دشمن کو دام میں لانے کا ایک اچھا آلہ تھی۔ سال کو داؤد سے نفرت تھی اور سال اُسے اپنا دشمن سمجھتا تھا بالمقابل میکال دختر سال کو اُس بندہ خدا کے پہلوٹھے بیٹے سے محبت تھی۔ سال نے اپنی لڑکی کو جس خیال سے اپنے جانی دشمن کو دیا وہ اس اُس کے فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے۔ میں یہ لڑکی اُس کو دیتا ہوں یہ اُسے دام میں تو لاویگی (پہلا سموئیل باب ۱۸۔ آیت ۲۱)

خانگی فرائض سے عورت کی کیا مجال تھی کہ وہ عامہ امور زندگی میں مرد کا ہاتھ بٹا دے۔ گھر سے باہر اُس کا کام ہی کیا تھا اور اگر وہ معمولی فرائض کے حدود سے باہر جا کر کام کرنی خواہ وہ فطرت اور وقت دونوں کے تحت تقاضے سے ہی کیوں نہ ہو اُس کو سخت سے سخت سزا ملتی جب دو آدمی آپس میں لڑیں اور ایک عورت جا کر اپنے خاوند کو اُس کے ہاتھ سے چھڑانے لگے جو اُسے مارنے لگا ہو اور پوشیدگی سے اپنا ہاتھ ڈال کر خاوند کو بچاوے تو ایسی عورت کے لئے مذہب قانون یہودیت میں ایسا حکم تھا " تو اُس عورت کے ہاتھ کاٹ ڈال اور چاہئے کہ تیری آنکھ اُس پر رحم نہ کرے "

شریعت خوانین یہ ہے تو غلطی۔ لیکن مردوں نے عورت کو ہمیشہ ناقص الفہم اور عامہ عقل سے خارج ہی سمجھا ہے۔ اور اس عامہ امر میں اسرائیل کے خاندان نے کوئی خاص استثناء نہیں کی تھی۔ ہاں عورتوں پہ

یہ الزام بھی دیا گیا ہے کہ عورت ذات بڑی متلون ہوتی ہے۔ یہ مرد کا محاکمہ تو بالضرور کسیقدر زبردست اور تحکم کا ہی فیصلہ ہے۔ لیکن آپ کو اس سے نقصان بہت پہنچا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عورت کے الفاظ مرد پر اعتبار پورا نہیں کرتے۔ اور نہ خاص توجہ سے اُنپر غور کرتے ہیں۔ آجکل بھی جو علم وفضل اور روشنی کا زمانہ ہے اور عورت نے عملاً اسی محاکمہ کا بطلان بھی کر دیا ہے۔ لیکن میرے علم میں تو مشکل سے کوئی زبان ایسی ہوگی جس میں ضرب الامثال نہ ہوں کہ جس میں عورت کی بات پر عدم اعتبار کا اشارہ ہو تو ایسی صورت میں مجھے کوئی چنداں حیرت بخش یہ امر نظر نہیں آتا۔ اگر آج سے ساڑھے تین ہزار برس پہلے یہودی بھی عورت کے لفظ یا اُس کے قول اقرار کو چنداں وزنی نہ سمجھتے تھے اور نہ اُس کے عہد یا اقرار پر حصر کرتے تھے جب تک اُس کے الفاظ کی تائید اُس کا خاوند یا باپ جیسی صورت ہو نکردے اور تو اور اگر خداوند کے حضور بھی کوئی قول وقرار وہ کردیتی تو یہ بھی بے اثر ہی سمجھی جاتی اور یہ تو اُس کی خوش قسمتی تھی کہ جہودا بھی عورت کے معاملہ میں نرم سلوک کر کے اُسے معاف کر دیتا تھا۔ رگنتی باب ۳۰ - آیت ۳ - ۷)

قانون وراثت

بہت سے ایسے قوانین کے مقابل جو اُس وقت اور اقوام میں رائج ہے اور میں کر سکتا ہوں۔ اب بھی تام کے مہذب اقوام میں رائج ہیں۔ اسرائیلی قانون وراثت نے زیادہ تر عورت کی رعایت کی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ نرینہ اولاد کے ہوتے ہوئے وہ باپ کے ترکہ کی وارث سمجھی جاتی تھی لیکن جب ذیلوفحاد پسر حفر مرگیا اور اُس کے ہاں کوئی بیٹا نہیں تھا۔ ہاں اُس کے بھائی تھے اُن کے مقابل اُس کی لڑکیوں نے دعویٰ وراثہ کیا۔ جناب موسیٰ خداوند کے حضور حاضر ہوئے اور یہ تنازعہ پیش کیا۔ اُسپر یہوواہ (خداوند) نے بالفاظ ذیل فیصلہ دیا:۔

"اسرائیل کے بیٹوں کو کہدے کہ جب کوئی آدمی مرے اور اُس کا کوئی بیٹا نہو تو اُس کی جائداد اُس کی لڑکیوں تک پہنچادے۔ رگنتی باب ۲۷ آیت ۸ و ۹)

عورت اور ناپاکی

اب ایک اور اہم امر بھی ہے۔ جسپر بہت کچھ اختلاف رائے ہوا ہے۔ شریف خواتین! کیا آپ مجھے اجازت دینگی اگر آپ مجھے اجازت دینگی اگر میں آپ کو اطلاع دوں کہ یہ مرد کا بچہ جو زبان کی چالاکی سے آپ کو نہایت ہی پیارے الفاظ سے پکارتا ہے کبھی آپ کی جنس کو خوبصورت اور اچھی جنس۔ کبھی اپنے سے بہتر اور اپنا بہتر نصف حصہ کا لقب آپ کو دیتا ہے یہ ذات شریف تو ہمیشہ سے آپ کے ساتھ منافقانہ چال ہی چلتا رہا۔ بعض وقت جذبات کے ماتحت اور وہ بھی تمہاری صحبت میں اپنی ہی عیش ومسرت کو بڑھانے کے لئے اُس کی زبان پر بے انداز شیریں اور دلربا الفاظ کا خزانہ ہوتا ہے جسنے یہ دمبدم آپ کو یاد کرتا ہے۔ محبت۔ پیار۔ مراعات اس کی ہر نقل و حرکت کا اندازہ ہوتا ہے۔ لیکن ذرا وقت کا جادو دور ہوا اور یہ الگ ہوا تو پھر یہ پتھر کا سا سخت اور لوہے کا سا سرد ہو جاتا ہے۔ یہ جتنے بڑے بڑے مذہب قریب قریب لئے پھرتا ہے ان سب نے شریف خواتین! آپ کی ذلت میں کمی نہیں کی۔ تمام مقدس امور میں مجھے تو یہ کہتے ہوئے حجاب سا معلوم ہوتا ہے آپ مجھے معاف فرمادیں اگر میں کہوں مرد نے تمام مذہبی اور مقدس امور میں آپ کو پلید اور ناپاک خیال کر لیا ہے۔ ایام ماسبق میں جاپانیوں نے کبھی اجازت نہیں دی کہ عورت مذہبی عبادت میں کوئی حصہ لے چین میں پہلے عورت کو مندر میں جانے کی اجازت نہ تھی۔ ہندوستان کی سُن لو بعض شاستروں کی رُو سے عورت کا کوئی کام نہیں تھا کہ مقدس کتاب کو ہاتھ بھی لگا دے۔ اور عورت کو جھوٹ کی طرح ناپاک سمجھا گیا تھا۔ یہانتک کہ عورت اگر بُت کو ہاتھ لگا دے تو بُت کی خدائی اُس میں سے نکل جاتی تھی۔ عورت ناپاک ہو جاتی تھی اور اُسے پھینکنا پڑتا تھا۔ ایسا ہی جب ہم تاریخ باب ۸ میں ہم دیکھتے ہیں کہ سلیمان نے دختر فرعون کے لئے الگ گھر بنالیا اور اُسے داؤد کے شہر میں نہ رہنے دیا اور یہ کہا کہ میری عورت اسرائیل کے بادشاہ داؤد کے شہر میں نہیں رہ سکتی کیونکہ یہ جگہ مقدس ہے جہاں خداوند کی کشتی موجود ہے۔ اس واقعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ یہودی عورت کو ناپاک سمجھتے تھے لیکن میں اس رائے سے اتفاق نہیں کرتا مجھے بائیبل میں بعض ایسی عورتیں نظر آتی ہیں جو خدا کے کلام سے مشرف ہوئیں۔ مثلاً موسیٰ اور عیسیٰ دونوں کی مائیں۔ علاوہ ازیں ایک اور بانجھ عورت کو خدا کے فرشتے نے صاحب فرزند ہونے کی خوشخبری دی۔ اب جس قوم میں عورت کو اسطرح ربانی فضل کا مورد سمجھا جاوے وہاں عورت ناپاک اور پلید نہیں سمجھی جاتی۔ رہا جناب سلیمان کا معاملہ یہ بالکل صاف ہے۔ اگر اُنھوں نے دختر فرعون کو مقدس جگہ میں رہنے کی اجازت نہ دی تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اسرائیل کے خاندان سے نہ تھی وہ غیر مختونی قبیلہ سے تھی۔ اور یعقوب کا خاندان یعنی یہودی غیر قوم کو اپنے مذہب یا مذہبی امور میں دخل نہیں دیتے تھے

عیسائیت میں عورت کی حیثیت

یہ واقعی افسوس ناک امر ہے کہ جناب مسیح کے ایام بہت ہی تھوڑے تھے اُن کو موقعہ ہی نہ ملا کہ وہ عورت کی حیثیت کو جو اُس مذہب جہودی میں حاصل تھی کچھ بہتر بناتے اگرچہ جہانتک اُنکا ذاتی برتاؤ عورتوں سے تھا وہ عورتوں کے حق میں نہایت خیر وخوبی سے وابستہ تھا۔ علاوہ ازیں جیسے کہ اُنھوں نے خود خطبہ ہی میں کہا ہے کہ میں شریعت اور انبیاء کو منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ اُن کی تکمیل کرنے آیا ہوں اس لئے اُن کے واسطے مجبوری تھی ان الفاظ کے بعد جناب مسیح نہ تو قانون میں کوئی اضافہ کر سکتے تھے نہ اُسے کم کر سکتے تھے۔ ہاں پاولس نے ایک طرف تو ہمیں تمام قوانین وشرائع سے آزاد کر رکھا ہے۔ لیکن اُس کے سارے مذہب کا ملتہا اُس کا یہ قول ہے:۔

"عورت کے ذریعہ ہی گناہ دُنیا میں آیا اور عورت کے طفیل ہی ہمکو موت دیکھنی پڑتی ہے"

اب پاولس کے متبعین جو محض عورت کے طفیل نہ صرف بہشت کھو بیٹھے۔ بلکہ دائمی سزا کے بھی بوجھ تلے آگئے یہ تو پھر قابل معافی ہیں۔ اگر عورت کے ساتھ سلوک کرنے میں متبعین پاولس مراعات سے کام نہیں لیتے اور اُس کو بُرے ناموں سے یاد کرتے رہے اور بات بھی درست ہے اس قدر بھاری نقصان عورت کے ذریعہ اور پھر وہ غضبناک ہو۔ جب پاولس نے یہ فتویٰ دیا کہ آدم نہیں بلکہ عورت کے فریب میں مرتکب گناہ ہوئے تو پھر پاولس کے یہ مقدس الفاظ کیوں کلیسا کے گنبد سے وقتاً فوقتاً نہ گونجتے رہیں اور عورت کی ذات کو آئے دن مقدس درشت الفاظ سے بابرکت

باجاد سے ان مقدس حضرات نے اپنی بہنوں یعنی عورت کے لئے ایک بڑا بھاری ترکہ پاک الفاظ کا چھوڑا ہے جس کی فہرست بہت ہی لمبی ہے۔ ہاں میں اُن میں سے چند الفاظ یہاں لکھدیتا ہوں جن میں مقدس برنارڈ۔ مقدس انٹانی مقدس بوناوینچر مقدس جیروم۔ مقدس گیریگرے اعظم اور مقدس سی پین نے عورت کو ملقب کیا ہے۔

" شیطان کا آلہ۔ شیطان کے ہتھیاروں کی جڑ۔ بچھو جو کاٹنے کے لئے ہروقت طیار رہے۔ شیطان کا دروازہ اور گناہ و عصیاں کی سڑک۔ زنبور کی زہر۔ وہ آلہ جو ہماری روحوں پر قبضہ کرنے کے لئے شیطان استعمال کرتا ہے۔

مقدس ٹرٹولین تو عورت سے اس قدر برافروختہ ہے کہ وہ ایک مقام پر کہتا ہے

" عورتو۔ تم نہیں جانتی کہ تم میں سے ہر ایک حوا ہے۔ خدا کا فتویٰ جو تمہاری جنس پر تھا وہ اب بھی تم میں موجود تو پھر جرم بھی تم میں موجود ہوگا۔ تم تو شیطان کا دروازہ ہو تم ہی نے قانون الٰہی کو توڑا تم ہی نے آسانی سے خدا کی تصویر یعنی مرد کو ضائع کیا

اسلام نے کیا حیثیت عورت کو دی

کس قدر قابل افسوس کس قدر قابل تاسف یہ امر ہے کہ عورت جو مرد کی محبوب ترین رفیق ہے۔ عورت جو مرد کا پیارا اثنیٰ ہے۔ عورت جو ہر قسم کے عمدہ مفید اور صحیح تاثرات سے اثریاب ہوسکتی ہے۔ عورت جو محبت و شفقت کا سرچشمہ ہے عورت جسکی محبت و شفقت میں خورد سال دنیا کے ہدایت اور ترتیب، تعلم کے اسباب وابستہ ہیں وہی عورت جس کی محبت بھرے زانو پر لیٹ کر میں نے سب سے اول اپنے خالق و مالک کا نام سیکھا" عورت جس نے اپنی آغوش محبت میں مجھے کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

جو میرے اسلام کی جڑ ہے۔ آہ۔ عورت جو دست قدرت کی ایک مکمل اور خوبصورت سے خوبصورت صناعی ہے جسکا بے لوث اور دفاکیش ملے کے ساتھ محبت آمیز نگاہ سے اپنے خاوند کو پیار کرنا۔ مرد کو خزانہ مسرت کا مالک بنا کر دونوں پر ہمیشہ کے لئے مہر یگانگت لگا دیتا ہے عورت جس کو قرآن نے محصنات کہکر مرد کے لئے ایک حصن حصین طیار کیا جو لشکر گناہ کے مقابل ایک مضبوط قلعہ ہے۔ عورت جو مرد کے لئے تقوے اور پرہیزگاری کا لائٹ ہوس یعنی منار روشنی ایسے وقت ہو جاتی ہے جب اُس کا جہاز شہوانی جذبات کی طغیانی سے ٹکراتا ہوا تباہی کو پہنچنے لگتا ہے اور ایک لفظ میں عورت جو بے لوث محبت کے ذریعہ سے یعنی مرد کو فرشتہ بنا دیتی ہے آہ عورت۔ بدقسمت عورت، مرد نے تجھے بدعقیدگیوں غلط عقیدوں کے باعث بدترین رنگوں اور سیاہ ترین نقشوں میں دنیا پر ظاہر کیا۔ اور یہ جو میں نے عورت کی اصل حقیقت ظاہر کی ہے کیا شاعرانہ ترنگ میں۔ میں کچھ کا کچھ بیان کر گیا ہوں۔ نہیں عزیز خواتین نہیں میں نے جو کچھ کہا ہے میرا ایمان ہی ایسا ہے اور میرا ایمان کیا مجھے تو لارڈ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میں ایسا ایمان رکھوں اور یاد رہے کہ میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے بہتر کوئی عورت کا مددگار عورت کے حقوق کا قائم کرنیوالا۔ عورت کے حقوق کا محافظ تمہیں دنیا میں نہ ملیگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے مادر مشفق کی عزت کرنے کے لئے یہ سکھلایا:-

" تیری بہشت تیری ماں کے قدموں تلے ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے عورت سے حسن سلوک کے لئے حکم دیا اور کہا:-

" میرے متبعین میں سب بہترین وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر سے بہتر اور مہربان سے مہربان ہیں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مجھے تعلیم نسواں کے لئے فرمایا:-

" علم کا حاصل کرنا۔ عورت مرد دونوں کا یکساں فرض ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے عورت کی وہ عزت و توقیر کرنی سکھلائی ہے جب اُس نے کہا

" عورت خاوند کے گھر میں گھر کی بادشاہ ہے"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جس نے مجھے اپنی زوجہ کو ہی خوشی کا سامان کامل سمجھنے کے لئے کہا:-

" دنیا میں خوشی اور مسرت کے تو بہت سے سامان ہیں لیکن سب خوشیوں کا بڑا خزانہ ایک عفیف اور پارسا بیوی ہے۔

ہبوط آدم پر قرآن کی رائے

اسلام جب دنیا میں آیا تو اُس نے یہودیت اور مسیحیت میں عورت کو اس حیثیت سے پایا جو میں نے ذکر کیا ہے۔ شریف خواتین اور صاحبان مجھے آپ یہ کہنے کی اجازت دیں کہ ایام وسطیٰ کے مقدس پادریوں نے جو کچھ بھی فتویٰ عورت پر دیا جو میں نے یہاں ذکر کیا ہے وہ بالکل اُس اصول اور عقیدے کے ماتحت اور مطابق تھا جس پر پالوس نے مسیحیت کی بنیاد رکھی۔ جو کچھ ہم کتاب پیدائش میں ہبوط آدم کے متعلق پڑھتے ہیں اس کا لازمی اور منطقی نتیجہ بھی ہونا چاہیئے۔ جو کلیسا کے مقدس پادریوں نے عورت کے متعلق کہا اس لیے قرآن کریم کا جو میرے نزدیک ہرگز تہذیب شائستگی کی ایک کامل کتاب نہ ہوتی جب تک عورتوں کو اُنکی گم شدہ حیثیت و عزت واپس نہ دلاتے یہ پہلا فرض تھا کہ وہ اس قصہ آدم کے متعلق اس امر کا بھی فیصلہ کردی کہ اس معاملہ میں گناہ کس کا تھا؟ یا آدم کا یا حوا کا۔ پس قرآن میں جو میں نے دیکھا ہے وہ وہ نہیں جو پالوس نے کہا ہے کہ آدم نہیں بلکہ حوا نے فریب میں آکر گناہ کیا۔ بلکہ قرآن نے فرمایا

وقلنا یا آدم اسکن انت وزوجک الجنۃ وکلا منھا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظالمین ○ فازلھما الشیطٰن عنھا فاخرجھما مما کان فیہ وقلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض (پ ۱ سورہ بقر آیت ۳۴)

ترجمہ ہم نے آدم کو کہا تم اور تمہاری بیوی اس باغ میں رہو جو چاہو اس میں سے کھاؤ لیکن ہاں اس درخت درخت علم نہیں درخت نفاق و فساد کے نزدیک تک بھی نہ جانا (قرآن میں لفظ شجر کا استعمال ہوا ہے۔ شجر کے لغوی معنی دو ہیں۔ شجر بمعنی درخت۔ شجر بمعنی فساد لڑائی جھگڑا۔ تنازعہ۔ مشاجرہ) ورنہ ظالم ٹھہرائے جاؤگے شیطان نے اُنھیں پھسلایا) اور وہ جہاں تھے وہاں سے اُنھیں نکلنا پڑا

کیا بدیہہ حقیقت و صداقت ہے جو ہر روز ہمارے تجربہ میں آتی ہے۔ ہر ایک عورت خاوند اپنے گھر میں آدم

وحوا کی طرح عدن میں ہے۔ جب تک محبت۔ پیار
اتفاق۔ یکجہتی رہی گھر بہشت رہا۔ جس دن فساد و نفاق
کے درخت کا پھل کھایا بانفاظ قرآن اُسی دم اُس بہشت سے
نکالے گئے (باقی آئندہ)

اِسلام صلح کا شاہزادہ اور سلامتی کی شاہراہ ہے

ہمارے مکرم دوست شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم
کے ایک مضمون پر ہمارے آرین معصروں
نے خوامخواہ شور مچایا ہے کہ بہت بیجا حملہ کیا
گیا ہے۔ حالانکہ شیخصاحب کے الفاظ بہت
محفوظ ہیں۔ خواہ مخواہ فقرات کو کاٹ کر کچھ کا کچھ
بنا لینا یا سمجھ لینا ان لوگوں کا کام ہوسکتا ہے
جو لڑائی کے واسطے ہر وقت بہانے کی تلاش
میں ہوں۔ آرین صاحبان کبھی تو لفظ آریہ کو
ایک قومی لفظ بتلاتے ہیں جسکا اطلاق ساری
آرین ریس پر Aryan Race
ہوتا ہے اور کبھی اسکو ایک مذہبی نام یقین
کرتے ہیں۔ بہرحال شیخصاحب نے اپنے
اس تازہ مضمون میں جو درج ذیل ہے اپنی
اصلی اسلامی سپرٹ کو ظاہر کرنے کی کوشش کی
ہے جس سے اُمید ہے کہ ہمارے ناظرین فائدہ
اُٹھائینگے۔ (ایڈیٹر)

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے
اے سونیوالو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے
ہمکو قسم خدا کی جس نے ہمیں بنایا
اب آسماں کے نیچے دین خدا یہی ہے

اس نے ہمیں سکھایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو رب العالمین الرحمن
الرحیم مالک یوم الدین اور ساری دنیا کا خالق
و مالک یقین کریں اور اُسپر فضل یہ کہ ہم نبی کریم کو اپنے
ہادی برحق مانتے ہوئے اُن کے نقش قدم پہ اپنا حصر
رکھیں سو ہم ایسا ہی کرتے ہیں:۔

(۲) یہ تعلیم ہمیں قرآن نے دی جو کہ ہماری الہامی اور آسمانی اور
زندگانی کی [illegible] ہے اور ہر طرح یہ محفوظ۔ متبادل بے محرف مرتب
ہمارے پاس ہے۔ اس لئے ہمپر یہ بھی فضل ہے کہ
دُنیا کی تمام ہدایت اور بنی آدم کی بہتری و بہبودی صرف اسی
تعلیم کے منحصر ہے اور یہی تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ ہے اسی
حقیقت کے معیار پر الہامی اور غیر الہامی تحریکوں کا فیصلہ ہے
(۳) صداقت جادیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات پر کہ جن کی معرفت ہمیں تعلیم ملی۔ کہ ہم ہندوؤں کے
رامچندر جی مہاراج کو اور ایسے ہی کرشن دیوجی کو موسیٰؑ کو
عیسیٰؑ کو اور ایسے ہی تمام اُن مقدس اشخاص کو جو دنیا کے
کسی حصہ میں آئے ہوں پیغمبر ہمارا صرف ایمان ہے
بلکہ عملی شیوہ بھی ہے جیسے کہ پیار وہ ہماری اندرونی اور بیرونی
سیرت میں اسکا عکس پایا جاتا ہے۔ اب یہ کس کے
طفیل ہمیں یقین ہوا۔ سرور دو جہان ہادی مکرم محمد مصطفےٰ
خاتم النبیین رسول رب العالمین کی پیروی کرنے سے۔
پس وہی جناب والا وہ ذات پاک ہیں جو ان سب کی
عزت کراتے" اور گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کا سبق
پڑھاتے ہیں کیا ہی پیاری ان کی اتباع ہے کہ جن کی اتباع
سے ہرا یا ہوا اور اون کی اس الہی تعلیم سے ابھرا یا ہوا
انسان قادر اور مہربان اللہ ہی کا محبوب بن جاتا ہے
(۴) صحابہ کرام ان کے رنگ میں رنگین ہوکر اس کے
کمال کو پا گئے کہ جنمیں ہر ایک غوث۔ ابدال۔ شہید
کہلاتا ہے۔ اور ہر زمانہ میں اپنے وقت کا امام ہونا ولی
مقدسہ نے لکھا تھا اور پھر فضل یہ کہ اس زمانہ کا امام جو
مسیحیوں کے لئے مسیح اور مسلمان کہلانے والوں کے
لئے مہدی اور ایسے ہی آریہ اقوام کے لئے کرشن
ہے۔ یہ ہے حقیقی اسلام جو زندگی جاودانی کا چشمہ
ہمانی اور صادق ایمانداروں کا ایک راز ہے۔

ہمارا مذہب

ہم اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت
یقین کرتے ہیں اس سے بڑھکر ثبوت
ہمارے پاس یہ ہے کہ ہم قرآن شریف و سنت نبوی
کو اپنا امام و مقتداء مانتے ہیں اور ہم صرف ایک ہی
امام کے ماتحت ہیں۔ پس یہ بھی فخر صرف ہمکو ہی نصیب ہے
جو حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت اور حقیقی پاکیزگی کا نتیجہ ہے

لوگوں کو کیا واجب ہے

یہ عرض کہ باقی لوگوں کو کیا کرنا چاہیے
یہ ہے کہ صلح اور آشتی کی راہ پر قدم
دھریں اور ایک ہادی (نبی محمدؐ) کی ماتحتی
میں آجاویں تاکہ وہ ایک امام کی ماتحتی
میں ہوکر ایک دوسرے کے سچے خیرخواہ اور حقیقی ہمدرد
پورے طور سے ہوجائیں تاکہ دوسرے لوگوں کو بھی اپنا سا
جانیں اور وہ یہ کہ جسطرح ہم نے صلح کے شاہزادے
کو مانا اور سلامتی کا راہ اختیار کر رکھا ہے وہ بھی اسکا
ساتھ دیویں اور ہم سے یہ بھی یہ ہم بھرا برتاؤ کریں مگر یہ یاد
رکھیں کہ یہ اسلام سے باہر رہکر ناممکن ہے ٭ کیونکہ

آسمان کے تلے اور زمین کے اوپر صرف یہی ایک پیارا نام (اسلام) ہے

کہ جس کی اطاعت میں آکر تمام انسان خدا سے صلح کر سکتے
اور بنی نوع انسان سے ہمدردی احسان اور محبت کر سکتے
ہیں اور اسپر فضل یہ کہ حضور جارج پنجم اور اُن کی طرف
سے جو حکام ہیں اُنسے وفاداری اور دلداری اور غمگساری بھی
کرکے قرآن اور مقدس بانیٔ اسلام کا زندگی بخش پیغام
پہنچاتے ہیں تاکہ ابدی میراث کا صلہ دلاویں

موجودہ مسلمان اور مسیحی ہندو آریہ اور سکھ کیا کریں

موجودہ حالت میں
مسلمانوں۔ ہندوؤں
آریوں۔ سکھ بھائیوں
اور مسیحیوں کو واجب
ہے کہ وہ اس طرز پر عمل کریں اور اگر یہ شاق گذرے
تو کم سے کم یہ تو کریں کہ کسی کے بزرگ کی شان میں توہین
کلمات بجالاویں جو صلح اور آشتی کی راہ اور عارفانہ نجات
کا تباہ ہونا لازم ہے وہ یہ کہ جسطرح ہم نے اپنا ایمان اور
طرز عمل تباہ کرکے صلح کی بنیاد ہادی اسلام تشریف
لائے اور فی زمانہ اُن کے غلام حضرت مرزاؑ کے
بتانے اور اُن کے جانشین حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت
کرنے سے دکھا رکھی ہے ویسے ہی یہ بھی جو غیر اسلامی
ہیں اپنی زندگی کے مدعا کو بنادیں اور نہیں تو کم سے کم
یہ تو کریں کہ وہ اپنے اپنے مذاہب میں آکر ہمارے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صادق اور مقدس اور
خدائے قدوس کا برحق محبوب جان لیں اور اس کے
ثبوت کے لئے تحریری تقریری مضامین کثرت سے
چھپوا کر تمام جگہوں میں پھیلادیں
اب یہ وہ مطالبہ ہے جو بالکل راستی اور آشتی اور صلح پر
مبنی ہے ٭

ہماری ایک اور قربانی

اب اس حالت میں ہم جیسا کہ ہمارے
امام کا فرمان ہے اُسی مطابق گائے
کا گوشت کھانے سے باز رہینگے
درحالیکہ السابق مسٹر رحیم بخش

وسندو ... جو آسمان پر ہے اسی طرح گا سے
سے ... نے سے باز آتے رہے۔ کیونکہ اسلام کی پیاری
یہ ... بھی ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین کہ دین میں کسی
طرح سے بھی جبر نہیں۔ اب یہی وہ حکمت ہے کہ آسمان
... ہے۔ کیا کوئی ہندو آریوں میں سے ہماری مانیگا
... ہم یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ جہاں تک بھی ممکن ہے
دوسروں کو بھی اسی بات کی رغبت دینگے بشرطیکہ لوگ
مذکورہ بالا اقوام کے اپنے اُسی ایمان کو جیسے ہم نے
کہا ہے قولاً۔ فعلاً۔ عملاً دکھا بھی دیں
سوا سے ہندو پیارو اور اسے پریمی آریو کوئی تم میں ہے
جو اس محبت بھری تعلیم پر نوٹس لیگا۔ یہ ہماری خدا لگتی ہوئی
اور محبت بھری درخواست ہے جلدی کرو اور پھر میں کہتا
ہوں کہ جلدی کرو کیونکہ اس میں ہزاروں سینکڑوں جانوں
کا بھلا ہے

سکھ بھائی اور سکھ بھائیوں کو لازم ہے کہ وہ سے
بھی جھٹکا اور سور چھوڑ دیں۔ ایسی حالت میں ہم یہ قربانی
دینگے کہ جیسے ہم نے تمباکو کو بُرا جانا ہے ویسے ہی تمام
بھائی مسلمانوں سے منت کر کے ... بات پہ آمادہ کر
دینگے کہ وہ سکھ اقوام کے گرو صاحبان کی خاص عزت کریں
جیسکہ پیارے احمدی قوم کی تھیوری ہے اور ایسے ہی تبت
اور لوگ بھی مسلمانوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت امام
کی تعلیم کے موافق اس امر پر اتفاق کیا ہے۔ اب سکھ
اقوام کو واجب ہے وہ ہمارے ہادی کی دل و جان سے
پاس کر کے عزت کریں۔ اور اپنے اخباروں۔ رسالوں
اور تصنیفات میں متفق ہو کر اس امر کا اظہار بھی کریں
اور چونکہ ہم بابا نانک صاحب کی عزت کرتے ہیں اس
کے بدلہ میں اُن کو بھی ہمارے نبی کریم کی اور اُن کے
آل کی عزت کرنی جیسے کہ پیارے گرنتھ صاحب میں
خود بابا صاحب نے کر کے دکھا بھی دیا ہے۔ امید ہے
کہ جو دوست ہمیں وعدے دیا کرتے تھے اس موقع پر
اپنی سرگرمی کا اظہار فرماوینگے
یہ کوئی انوکھا اور نرالا امر نہیں ہے بلکہ ثواب کا ہے۔
اب کوئی ہے سکھوں میں ایسی پارٹی جو اس فرض سے
سبکدوشی حاصل کریگی

پادری مسیحی صاحبان چاہیئے کہ ہم مقدس انجیل اور حضرت مسیح اور اُن کی والدہ
کو جو کہ خدا کے محبوب اور مقدس اشخاص ہیں ...

ہیں ویسے ہی تم بھی ہمارے نبی کریم اور اُن کی آل کو مقدس مانو

مسلمانوں کو واجب آپکو موجودہ حالات مذکورہ بالا کے طرز عمل کے ساتھ
ہونا چاہیئے اور ایسے باہم تنازعہ کو چھوڑ دینا ضروری
اور لابدی امر ہے۔ یا کم سے کم اتنا تو کریں کہ جو ہم نے اوپر
مذکور کر دیا ... اور واعظوں اور ملانوں کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ
وہ خدا خوفی سے ہنوز کام لیں اور اللہ کو اپنا رازق جانیں پس
یاد رکھنا چاہیئے کہ اپنی مٹھی گرم کرنے کی خاطر باہم جھگڑے
نہ ڈالیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں جو اختلاف ہے اُن
کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر تاہم ایسے اختلافات
چھوڑنے ضروری ہیں کہ جن سے عدالتوں میں خراب
ہونا پڑتا اور ایک دوسرے کو اُکسا کر اُس کا سر
تا پاؤں ڈبو دیا جاتا ہے۔ بہر حال نوٹ کر لیں
شیعہ ہمارے بھائیوں کو چاہیئے کہ گالیاں دینا
اور تبرا کرنا ترک کر دیں۔ تبرے ... چھوڑ دیں
مخالف خوارج آپ کو واجب ہے کہ اہلبیت پر
... نہ کیا کریں اور ... کی عادت سے باز رہیں
یہ ایک وقت ہے جو اتفاق چاہتا ہے بہت ہی
بھلا ہوگا۔
اہلحدیث مقلدوں کو لازم ہے کہ غیر مقلدوں کے
احادیث صحیحہ کے مقابلہ میں ائمہ کے اقوال پر ہٹ
نہ کیا کریں بلکہ برادرانہ سلوک کریں۔
غیر احمدی - الغرض سب غیر احمدی بھائی مسلمانوں
کا بھی یہی فرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد مرحوم و مغفور
پر جو کفر کے فتوے لگائے وہ واپس لے لیں اور
جو باز نہ آویں ان سے الگ ہو جائیں۔ اور آئندہ کو بھی
کسی راستباز کو بُرا بھلا نہ کہیں پس یہ بھی ایک حقانی
اور صلح کن طریقہ ہے جو میں نے بتایا۔
سب کا فرض - پس لازم و فرض ٹھہرا دیں کہ سب
لوگ کفر و جہالت سے باز آویں اور آپس میں برادرانہ برتاؤ
کریں اخوت اسلامی کو ملحوظ رکھیں۔ قرآنی تعلیم کا پیارے
یہی خاص مقصد ہے اور یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمودہ ہے۔ مبارک ہے وہ انسان جو اس راہ پہ پہلے
قدم مارے۔ مگر شریر اور کور باطن ہمیشہ فساد اور ظلم پر
ہی کمربستہ ہوگا۔ اے آسمانوں گواہ رہنا اور اے زمینو
خدا کا خوف مانو کیونکہ عزیز اور رفیق یہی سلامتی کی شاہ
راہ ہے۔ جو صلح کے شاہزادے حضرت نبی کریم کا
چمکتا ہوا سنہرا اصول ہے۔ سلامتی کے خدا تو یہ ہی سب

دلوں میں آسمان سے بھر دے۔ آمین
پس صریح قرآن کی تعلیم پہ پابند رہیں اور حدیث صحیح کو سب
پر حق جانیں۔ اگر اس کے فہم میں اختلاف ہو تو حوالہ بخدا
کریں اور اُس پر جھگڑا نہ کریں ہاں حسن اسلوبی اور محبت سے
جرح کریں مگر خفیف جھگڑے کو روا رکھیں۔ غرض ہر ایک
مذاہب اور فرقہ کو واجب ہے کہ خدائے قدوس اور
قادر کا خوف مانیں تب تو پیارے یہ ملک ہندوستان
جنت نشان نظر آئیگا۔ اور ایسے ہی دیگر تمام ممالک بھی
ہو جائینگے۔ پس اپنے اس عمل سے ہر ایک فہم پر
چلنے کی توفیق حاصل کروگے اور وہ دن دور نہیں جو ایک
دوسرے کی تکفیر پر تُل چکا پھر خدا خوفی اور انصاف پر
ہوتا جائیگا۔ فضل سلامتی اور رحم ابدی ہم پر اور تیری ہو جو
تعلیم کے دل سے پابند اور اس کے حقیقی دلدادے ہیں
اے خدا آمین
میں ہوں صلح کا طالب خیر خواہ اقوام۔ رحیم بخش راجپال
مسلمان خادم اسلام

ایڈیٹر صاحب نور سندھ میں۔ شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور حیدر آباد سندھ کے مسلمانوں کے بلانے پر حضرت خلیفۃ المسیح
کی اجازت سے وہاں تشریف لے گئے تھے آپ کے
لیکچروں کے متعلق وہاں کے ایک معزز مسلمان جناب
گل باز خانصاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں تحریر
فرماتے ہیں:۔
" جناب شیخ محمد یوسف صاحب تاریخ ۲۷۔ مئی کو حیدر آباد
تشریف لائے۔ ایک ڈیپوٹیشن انجمن اسلام صدر بازار کا انکی
خدمت میں اسٹیشن پر حاضر ہوا۔ شیخ صاحب کو دیکھ کر بہت
خوش ہوئے۔ حیدر آباد میں آنے کے بعد دو لیکچروں کا انتظام
کیا گیا اور نوٹس چھپوا کر تقسیم کر دیئے گئے ایک لیکچر ان کا تاریخ
۲۸ مئی کو ہوا اس کا مضمون یہ تھا کہ بابا نانک کا اصلی مذہب
کیا تھا۔ دوسرا لیکچر یہ تھا کہ اسلام کی دوسرے مذاہب (آریہ
سناتن۔ برہمو۔ عیسائی وغیرہ) پر کیا فضیلت ہے۔
وقت مقرر پر اپنا لیکچر شروع کروایا۔ بہت سکھ۔ ہندو
مسلمین۔ پارسی۔ کرسچن جمع ہو گئے۔ لیکچر شام کے سات
بجے شروع ہوا اور ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔
لیکچر خدا کے فضل سے بہت ہی عمدہ رہا بہت ہندو
صاحب ششدر حیران رہ گئے کہ یہ ہدایتیں بابا نانک کی
آجتک سننے میں نہیں آئیں۔ الحمد للہ لیکچر نے اس قدر

مصالح العرب

مولوی [illegible] حاجی عبد الغنی عرب صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاتحۃ

الحمد لك والثناء - يا من انشأت آدم وعلمته الاسماء - وانطقت بنيه باللغات البيّنات فی عموم الانحاء والجهات والصلوٰة والسّلام علی من انشاء علی معارج الكمال يترقّی - ولكلمات ربّه العظيمة يتلقّی وعلی آله واصحابه ذوی المقام الارقی - والعزّ الاوفی - وبعد فلا يخفی ان صحف الاخبار الحادثة فی هذه الاعصار - من اجلّ اسباب التقدّم والترقّی - ومن اجمل دواعی التحفظ والتوقّی - لانها تنشر اعمال المحسنين وثوابهم وتشهر افعال المسيئين وعقابهم فيرغب فی الخير ويرهب من الضير - فهی السنة الامم وترجمان الملوك وخزينة الاخبار - وخزينة ذخائر الافكار وصيقل الاذهان ومرآت حوادث الزمان والسائح الذی يطوف البلاد ويأتيك باخبار العباد وانت لا تبرح من مكانك بل هی للرئيس موقظة - وللمروس موعظة وللتجار سوق بضائعهم - وللصناع مربی صنائعهم - وللشاری دلال - وللمدّعی استدلال - ولارباب الاقلام اعلان واعلام - وللمؤرخين مجمع وقائع واخبار وللجغرافيين استكشاف خطط وآثار بل ان الجرائد تری الغائب كالمشهود والغابر كالموجود وتكون الوسيلة الی بعض الخفايا - بل قد تعين علی فصل القضايا - وتری الامور القريبة والبعيدة كتقابل المرايا - وتهيئ كلّ عبرة لاولی الالباب وتخبر من طرق النجاة والتباب وتنبئكم كل يوم كيف تتخبط الايّام وكيف تقوی الجوامع وتغور المنابع العظام وكيف تخلو المرابط وتهوی الامراء من امرائهم بعد ما اودعت سرّ الغنی اسرّتهم وتخبر من اخبار المحاربين الغالبين منهم والمنهزمين - والفائزين منهم والخائبين ولولا الاخبار لانقطعت الآثار وجهل الدّول وما علم الابرار والاخيار - وتقطعت سلسلة تلاحق الافكار وتكميل الانظار - ولضاعت كثير من آراء وتجارب اهل عقل ودهاء - وما بقی سبيل الی تعرّف اهل السّياسات ومعرفة اهل العقول والاجتهادات - ولكن لها مراتب بحسب مقام الكاتب فاذا كان محررها من الدّون سقطت من العيون واذا كان يتحرّی جواهر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اے اللہ ہر قسم کی حمد وثنا تجھی کو ہو تو نے آدم کو پیدا کیا اور اسے اسما کی تعلیم کی - اور اس کی اولاد کو مختلف بولیوں سے تمام اطراف (دنیا) میں گویائی کی طاقت بخشی - اور اس ذات بابرکات پر صلوٰۃ وسلام ہو جو کمال کے تمام زینوں پر بلند چڑھ گیا اور رب کے کلمات عظیمہ کے سیکھنے میں سب سے آگے بڑھ گیا اور اس کی آل واصحاب پر جو بڑے بلند مرتبہ والے ہیں اور انکو کامل عزت حاصل ہے - بعد ازیں مخفی نہ رہے کہ اس زمانہ میں واقعات حادثہ کی خبروں کا شائع کرنا ترقی اور بہبودی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور حفاظت اور بچاؤ کا بہترین وسیلہ ہے اسلئے کہ نیکوکاروں کے اعمال اور انکے ثواب کو شائع کرتے ہیں اور بدکاروں کے افعال اور انکی سزاؤں کے حال اسلئے مشتہر کرتے ہیں کہ نیکی کیطرف لوگوں کو رغبت ہو اور بدی سے بچیں کیونکہ یہ اخبار پبلک کی زبان اور سلطنت کا ترجمان اور عام خبروں کا خزانہ اور فکر کے ذخیروں کا خزینہ اور ذہنوں کا [illegible] اور واقعات زمانہ کا آئینہ اور دور دراز ملکوں میں پھرنیوالا سیاح ہوتا ہے اور آپکے پاس گھر بیٹھے ہوئے لوگوں کی خبریں لیکر حاضر ہوتا ہے - اخبار رئیسوں کو بیدار اور رعیت کو نصیحت اور تاجروں کے لئے اسباب تجارت کی منڈی اور دستکار کاریگروں کی صنعتوں کو لوگوں کے پیش کرنیکا ذریعہ اور خریداران مال کے لئے اچھا دلال اور دعویٰ کیلئے استدلال اور اہل قلم کے لئے اعلان اور نوٹس اور تاریخ نویسوں کے لئے خبریں اور واقعات کا مجمع اور علم جغرافیہ کے شوقینوں کے لئے خطوط اور آثار کا کاشف ہوتا ہے بلکہ اخبار غائب کو ایسا دکھا دیتے ہیں کہ گویا وہ خود ہی آن موجود ہوا ہے اور پہلے زمانہ کو لوگوں کے سامنے لا رکھتے اور بعض مخفی باتوں کی حقیقت سمجھاتے اور پیچیدہ معاملات کے فیصلہ کے لئے قوت فیصلہ پیدا کرتے اور قریب و بعید کے امور آئینہ کیطرح دکھاتے اور عقلمندوں کے لئے عبرت کا سامان بہم پہنچاتے اور بچاؤ کے راستوں سے خبر دیتے اور ہر روز تغیرات زمانہ سے اطلاع دیتے اور مجمعوں کے متفرق اور بڑے بڑے چشموں کے بند ہونے اور سرسبز چراگاہوں کے خالی ہونے اور امراء کے انکی جماعتوں کی خوشحالی اور بہبودی کے خیال کو چھوڑنے کے بعد انکے اپنی امارت سے گرجانے کی کیفیت سمجھاتے اور جنگ کرنیوالوں فتحمندوں اور شکست خوردوں اور کامیابوں اور نامرادوں کی خبریں آپ تک پہنچاتے ہیں

الصدق - ولا يجترئ على اعراض الخلق بغير الحق فتكون صحيفة مالوفة كأنها الروضة المسلوفة ازاهر البستان يانس بها كل انسان يشتهيها فيشتريها ويجتبيها فيجتنيها ؛

وفاتِ المسیح علیہ السلام

ما كان ايمان الاخيار من الصحابة والتابعين رضى الله تعالى عنهم اجمعين - بنزول المسيح عليه السلام الا اجماليا وكانوا يؤمنون بالنزول مجملا ويفوضون تفاصيلها الى الله خالق السموات والارضين - وكيف يجوز نزول المسيح عليه السلام على المعنى الحقيقي - والله قد اخبر فى كتابه العزيز ان عيسى ابن مريم قد توفى ومات - وقال يعيسى انى متوفيك ورافعك الىّ - وقال - فلما توفيتنى كنت انت الرقيب عليهم - وقال فيمسك التى قضى عليها الموت - وقال حرام على قرية اهلكناها انهم لا يرجعون - وقال - وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل - يعنى ماتوا كلهم كما استدل بهذه الاية الكريمة الصديق اكبر عند وفات النبى صلى الله عليه وسلم وكان هذا اول الاجماع للامة المحمدية - ثم لا يخفى ان الله قد ختم برسولنا صلعم النبيين وقد انقطع وحى النبوة الحقيقية الشرعية - فكيف يجئ المسيح ولا نبى بعد نبينا ورسولنا محمد صلى الله عليه وسلم ايجئ معطلا من النبوة كالمعزولين وقد بشرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسيح الاتى يظهر من امته وهو من احد المسلمين وفى الصحاح احاديث صحيحة مرفوعة متصلة شاهدة على وفات عيسى الناصرى عليه السلام خصوصاً فى البخارى بيان مصرح فى هذا الامر - ثم ان القوم لا يتفقوا على صعود المسيح حياً الى السماء بل لهم آراء شتى بعضهم يقول بالوفات وبعضهم بالحيات ولن نجد من النصوص الفرقانية والاحاديث النبوية دليلاً على احيائه - بل نسمع من النصوص والاخبار والاثار من كل جهة نعى الموت وقد توفى رسولنا الاكرم صلى الله عليه وسلم اعيسى ابن مريم الناصرى خير من سيدنا ونبينا محمد ام عيسى ابن مريم ليس من الفانين - ورآه رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ليلة المعراج فى الموتى من الانبياء صلاة الله عليهم اجمعين - والصحابة كلهم كانوا يؤمنون بوفات المسيح وكذالك الذين جاؤا بعدهم من عباد الله المتبصرين ؛

اگر اخبار نہ ہوتے تو آثار قطع ہو جاتے اور سلطنتیں بے خبر رہتیں اور ابرار اور اخیار لوگ ایسی باتوں سے بے خبر رہتے اور فکر دوڑانے اور تحمیل نظر کا سلسلہ بند ہو جاتا اور اکثر قیمتی رائیں اور اہل عقل و دانش کے تجربے ضائع رہتے اور اہل سیاستوں کے لئے معرفت کا رستہ نہ رہتا اور عاقلوں اور اہل الرائے لوگوں کی پہچان گم ہو جاتی - لیکن لکھنے والے کے مرتبہ و حیثیت کے مطابق اخبار کی حیثیت اور مرتبہ ہوتا ہے کیونکہ جب اخبار نویس کم حیثیت و کم لیاقت ہوتا ہے تو اس کی قدر آنکھوں سے گر جاتی ہے اور جب کوئی صداقت کے جواہر ایسے طور جرات کرتا ہے کہ لوگوں کے اعراض بغیر حق سے خوف نہ کھائے تو پھر اس اخبار کی نسبت لوگوں کے دلوں میں الفت پیدا ہو جاتی ہے اور قدر شناس سمجھتے ہیں کہ یہ دلکشا بستان ہے کہ جس سے ہر انسان خوش ہو جاتا ہے اور اس کی خواہش میں لگ جاتا ہے پس وہ اسے خریدنے پر مائل ہو جاتا ہے اور اسے اختیار کر لیتا ہے اور اس کے گل چینی کرتا ہے ؛

وفاتِ مسیح علیہ السلام

اخیار صحابہ اور تابعین اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو نزول مسیح علیہ السلام پر صرف اجمالی طور پر ایمان رکھتے تھے وہ صرف نزول پر مجمل طور سے ایمان رکھتے تھے - اور تفصیل کو اللہ زمینوں اور آسمانوں کے خالق کے سپرد جانتے تھے - مسیح علیہ السلام کا نزول حقیقی معنوں پر کیسے جائز ہو سکتا ہے - اللہ تعالیٰ تو اپنی معزز کتاب میں فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم طبعی موت سے فوت ہو گیا ہوا ہے چنانچہ فرمایا ہے - اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور پھر اپنی طرف اٹھانیوالا ہوں - پھر فرمایا - اے میرے خدا جب تو نے مجھے وفات دیدی تو میرے بعد ان پر تو آپ نگہبان تھا اور پھر فرمایا کہ جس پر موت وارد کی جاتی - پھر اس کو دنیا میں آنے سے روک لیا جاتا ہے - اور پھر فرمایا جس کسی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس پر لوٹ کر دنیا میں آنا حرام ہے - اور پھر فرمایا محمد اللہ کا ایک رسول ہے تمام رسول جو اس سے پہلے آئے وہ سب مر گئے - واضح رہے کہ خلت کے معنے مر گئے ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت سرور کائنات صلعم کی وفات کے موقعہ پر اس آیت سے یہی استدلال کیا تھا اور یہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع تھا یہ بات پوشیدہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو ہمارے رسول صلعم کی ذات سے ختم کیا اور نبوت حقیقی شرعی کو منقطع کر دیا پس مسیح کیسے آسکتا ہے جبکہ ہمارے نبی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے نبی نے آنا ہی نہیں ہے کیا وہ معزولوں کی طرح نبوت سے معطل ہو کر آئیگا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بشارت دی ہوئی ہے کہ وہ مسیح آنیوالا انکی امت میں سے ہوگا اور ایک مسلمان ہوگا اور صحاح میں احادیث صحیح مرفوع متصل ابن ناصری عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گواہ ہیں خصوصاً بخاری میں اس بارہ میں صریح بیان ہے پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہمارے بزرگوں کی قوم مسیح کے آسمان پر جانے پر متفق نہیں بلکہ انکی مختلف رائیں بعض تو وفات کے قائل ہیں اور بعض اسے زندہ سمجھتے ہیں لیکن قرآنی نصوص اور نبوی حدیثوں میں اس کی حیات پر کوئی دلیل نہیں ملتی - بلکہ ہم تو اس کی موت ہی کی قرآن کی آیتوں اور حدیثوں میں ہر طرف سے سنائی دیتے ہیں - جب یہ یقینی بات ہے کہ ہمارے مکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو کیا عیسیٰ ابن مریم ناصری ہمارے سردار اور نبی محمد صلعم سے بہتر تھا یا وہ عیسیٰ ابن مریم فانیوں میں سے نہ تھا - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات کو اسے فوت شدہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے زمرہ میں دیکھا اور کل صحابہ اور انکے بعد کے مستبصر بندگان امت محمدیہ جو گذرے ہیں سب وفات مسیح پر ایمان رکھتے تھے ؛

نظم المسیح المہدی فی مدح القرآن الکریم

وما القرآن الا مثل درة

اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیوں کی طرح ہے

وما مسّت اكف الكاشحينا

اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں۔

به ما شئت من علم و عقل

اس میں ہر ایک وہ علم اور عقل ہے جس کا تو طالب ہے

يبكّت كلّ من يعدو بضغنٍ

ہر ایک ایسے دشمن کا منہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے۔

رأينا درّ مزنته كثيرا

ہم نے اس کے مینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے۔

وما ادراك ما القرآن فيضا

اور تو کیا جانتا ہے کہ قرآن فیض کی رو سے کیا شے ہے۔

له نوران نور من علوم

اس میں دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے

كلام فائق ما راق طرفي

وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا ہے

اياة الشمس عند سناه دخن

آفتاب کی روشنی اس کی چمک کے آگے ایک دھواں سا ہے۔

واين يكون للقرآن مثل

اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیونکر ہو۔

ورثنا الصحف فاقت كل كتب

ہم اس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فایق ہے۔

وجاءت بعد ما خرّت خيام

اور اس وقت آیا جبکہ سب پہلے خیمے منہ کے بل گر چکے تھے۔

محت كل الطرائق غير برّ

ہر ایک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا

كأنّ سيوفها كانت كنار

گویا اس کی تلواریں ایک آگ کی طرح تھیں۔

اذا استدعى كتاب الله مثلا

جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا۔

فرائد ذاتها حسن البيان

جو حسن بیان ہے اور بھی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے۔

معارفه اللتي مثل الحصان

جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسی پردہ نشین پارسا عورت چھپی ہوئی ہوتی ہے۔

و اسرار و ابكار المعاني

اور انواع و اقسام کے بھید اور نئی صداقتیں اس میں بھری ہیں۔

يبكّت كل كذاب و جاني

اور ہر ایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغگو اور گنہگار ہے۔

فدينا ربّنا ذا الامتنان

سو ہم اس خدا پر قربان ہیں جس نے ایسے احسان کئے۔

خفير جالب نحو الجنان

وہ ایک رہبر ہے جو بہشت کی طرف کھینچتا ہے۔

و نور من بيان كالجمان

فصاحت بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کی طرح چمکتا ہے۔

جمال بعده والنيّران

اور اس کے بعد مجھے کوئی جمال اچھا معلوم نہ ہوا اور آفتاب و قمر بھی اچھے دکھائی نہ دیئے

وما لِللعل والسبت اليماني

اور لعل سے نری کے سرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہے گو یمن کی ساخت ہو۔

وليس له بهذا الفضل ثاني

کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے۔

وسبقت كل اسفار بشان

ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لے گئی ہے

وخرّبت البيوت مع المباني

اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے۔

وجذّت راس بدعات الزمان

اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں۔

بها حرقت مخاريق الاداني

ان سے تمام گند کے جل گئے۔ جو سفلہ لوگوں کے ہاتھ میں تھے۔

فعيّ القوم واستتروا كفاني۔

سو قوم مقابلہ سے عاجز ہو گئی اور نمائندہ چیز کی طرح چھپ گئی۔

فوائد التاریخ

لایخفی انّ التاریخ مرآت الاعصار الغابرة والحاضرة
فهو اجلّ العلوم قدراً۔ واجلاها فی ظلمات الحیرة بدراً
یکسب صاحبه النباهة حتی یفوق امثاله واشباهه فیحوز
المراتب العلیّة و یفوز بالمطالب السنیة اذ به تستنیر
الفکر والالباب وتعلم حوادث الازمنة والاحقاب۔ و
بمرآته ینکشف مادوّنه الاوّلون من العلوم والصنائع
ویظهر ماخفی من احوال القرون السّالفة واخبار الامصار
الجامعة وما فیهما من الاٰثار والمنافع فهو اعظم مربٍّ
للانسان یدعو الی التّحلی بالفضائل والتخلّی عن الرذائل
فاذا هو مدرسة عامّة تسمو فیها العواطف وتشرف
الاحساسات التی علیها المعول فی ارتقاء الامة الی ارفع
الدّرجات وهو الضامن الوحید لتهذیب النّفوس
وتوسیع المدارک ولولا التاریخ لصار الناس کالانعام
ولضیعوا سلسلة الایام والاعوام وقد سُلّت ضرورته
من سُلّت السیوف من اجفانها وبریٰ الاقلام لجولانها
ولانقدر علیٰ موازنة الاولین والاٰخرین۔ الّا بمداد
المؤرّخین وهو الّذی یحمل اٰثار بنات المجد ویشیّع اذکار
ارباب الجود وهو زینة للدّین وسنة اللّٰه فی کتبه والفرقان
المبین۔ والدّین الذی لم یحصله تحت اسره ولم یصاحبه
فی قصره فلیس هو الّا کبیت بنی فی موضع یخاف علیه من
صدمات السّیل وربّما یذهب السّیل بمتاعه ویغادره
کغبار سنابک الخیل ومن فقد عصا التّاریخ یمشی کالاعرج
ولا تتحرّک رجله من غیر ان تتخاذل فینهب ذالک البیت
من صول الجهل وسیله ومن تبوّء یتلف درر اجمعها
فی ذیله وربّما ینسیه الشیطان ماهو کعمود الملّة ویغادر
بیته انقیٰ من الرّاحة فیکون مآل هٰذا الدّین انه یرمی
بالکساد ویتلطّخ بانواع الفساد والدّین الّذی یؤید بصحیح
التّاریخ والجرائد وضبط الاخبار لاتعفی اٰثاره۔ بل یؤتی لعذبٍ
اکله کل حین من انواع الثمار ویخرج کل وقت من معادن الصّدق
سبائک الفضّة والنّضار واخباره تسکن القلوب عند مساورة الکروب

فوائدِ تاریخ

مخفی نہ رہے کہ علم تاریخ گذشتہ اور موجودہ زمانوں کے حالات کا آئینہ ہوتی ہے۔ تمام
علوم میں یہ بڑی قدر رکھنے والا علم ہے اور حیرت کی ظلمات میں چودہویں رات کے چاند سے بھی
روشن ہے جس شخص کو اس علم کا شرف حاصل ہوتا ہو اس کی سمجھ اور عقل ایسی بڑھ جاتی ہے کہ
اس کو ہر طرح کی فوقیت حاصل ہو جاتی ہے وہ بلند مرتبوں میں آگے بڑھ جاتا ہے اور اعلیٰ مقاصد
میں کامیاب ہو جاتا ہے کیونکہ اسکی عقل و دانش کو اس سے جلا ہو جاتی ہو اور مختلف زمانوں کے حوادث کا علم
حاصل ہو جاتا ہے اور اس کے آئینے سے علوم اور صنائع کی وہ باتیں منکشف ہو جاتی ہیں جو پہلے
لوگ لکھ گئے تھے اور گذشتہ زمانہ کے لوگوں کے احوال اور تمام ملکوں کے جامع اخبار ظاہر ہوتے
ہیں اور اس میں بہت منافع اور اسرار ہیں۔ ایک تو یہ انسان کا بہت بڑا تربیت دہندہ ہے
اور یہ فضیلتوں کا لباس پہننے کی طرف بلاتا ہے اور اخلاق رذیلہ سے پرہیز کی راہ بتاتا ہے
یہ ایک مدرسہ عامہ ہوتا ہے جسمیں لوگوں سے مہربانی کرنے کی خاصیت بلند ہوتی ہے اور وہ
تمام احساسات بلند پایہ پر پہنچتے ہیں جن پر لوگوں کے ترقی کر کے بلندی پر پہنچانے کے لئے
بھروسہ کیا جاتا ہے اور تہذیب نفوس اور عقل اور ادراک کی ترقی کا یہ ایک ضامن ہوتا
ہے۔ اگر علم تاریخ نہ ہوتا۔ تو لوگ چارپایوں کی طرح رہتے۔ اور دنوں اور سالوں
کا سلسلہ ضائع جاتا۔ اور یہ ضرورت اس زمانہ سے مسلم ہوتی چلی آئی ہے۔ جب کہ
ابھی تلوار نیام سے نکالی ہی گئی تھی۔ اور قلم جولانی کے لئے تراشی ہی گئی تھی۔
پہلوں اور پچھلوں کے حالات اور کارناموں کو مؤرخین کی امداد کے بغیر ہم موازنہ
کر ہی نہیں سکتے۔ علم تاریخ میں عظیم الشان امور موجود ہیں اور اس کے ذریعہ سے بزرگوں
کے ذکر شائع ہوتے ہیں اور یہ دین کی زینت اور اللہ کی کتب اور فرقان مبین میں اس کی
سنّت ہے اور جو دین اس علم سے بے بہرہ ہے اور جو اس کے محل میں اس کے ہمراہ نہیں
ہوتا وہ ایسی عمارت کی طرح ہوتا ہے جو طغیانی کے صدموں سے بے خوف نہیں رہ سکتی
جب کبھی طغیانی اس کے متاع میں داخل ہو اور گھوڑوں کے پاؤں کی غبار کی طرح اس پر محیط
ہو جائے جس شخص نے تاریخ کے عصا کو گم کیا وہ لنگڑا ہو جاتا ہے۔ اور اس کا پاؤں
لڑکھڑاتا رہتا ہے۔ اور ایسا گھر جہالت اور طغیانی کے حملے سے لوٹا جاتا ہے۔ اور جو
اس گھر میں رہتا ہے اس کی ذیل میں اس کے تمام قیمتی موتی تلف ہو جاتے ہیں۔ اکثر اسے
دین کے امن کی طرح شیطان فراموش کرا دیتا ہے اور اس کا گھر لوٹ کر ہتھیلی سے
صاف کر دیتا ہے ایسے دین کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی کساد بازاری ہو جاتی ہے
اور کئی قسم کے مفاسد کا اس پر ٹھپہ لگ جاتا ہے اور جس دین کی تاریخ صحیح اور جرائد
اور مضبوط اخبار مؤید ہوتے ہیں اس کا اثر نہیں مٹتا بلکہ ہر وقت اس کے کھانے کے لئے مختلف
قسم کے پھلوں کے خوشے ملتے رہتے ہیں اور ہر وقت اس کے صدق کی کانوں سے سونے اور چاندی
کے ڈھیر نکلتے رہتے ہیں اور ہموم کے جمع ہونے کے وقت اس کے اخبار سے دل سکینت پکڑتے ہیں ◆

ہندوؤں کے دل پر اثر کیا کہ اخیر تک ہندو بیٹھے رہے اور بڑی غور سے سنتے رہے۔ اس پچھلے لیکچر کا یہ نتیجہ ہوا کہ دوسرے روز اگرچہ لیکچر اسلام اور اس کی خوبیوں پر تھا تاہم بہ نسبت پہلے روز کے ہندو بہت آئے اور پارسی آریہ کرسچن وغیرہ بھی بہت دکھائی دیتے تھے اور شیخ صاحب نے بہت عمدہ طرح سے لیکچر کو ادا کیا۔ ہر ایک مذہب کے اصول اور اسلام کے اصول جدا جدا بڑی خوبی کے ساتھ بیان کئے عمدہ عمدہ دلائل پیش کئے کتنے ہندو پارسی صاحبوں کی زبان سے میں نے سنا کہ واہ بہت عمدہ ثبوت ہیں۔ الحمد للہ دونوں لیکچر بہت اچھی طرح سے ختم ہوئے۔

بندہ گل باز خاں۔ صدر بازار حیدر آباد سندھ

انھیں لیکچروں کے متعلق برادرم حاجی محمد عمر الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہر دو لیکچران میں حیدر آباد سندھ شہر اور صدر بازار کے عمائدین مسلم و ہنود موجود تھے اور بلکہ شہر کے قاضی صاحب بھی جو کہ ایک ضعیف العمر بزرگ ہیں شریک جلسہ تھے ہندو مسلمانوں اور چند کس عیسائی صاحبان کے کثیر جماعت ہوئی تھی انتظام اعلیٰ درجہ کا تھا۔ صدر بازار کے غیر احمدیان خصوصاً چودھری گل باز خاں صاحب آغا عبد الوہاب خاں صاحب اور ایڈیٹر اخبار الحق سکھر میاں محمد امین الدین صاحب مصنف الصدق میاں نجم الدین دفتر دار صاحب اور میاں بخش صاحب وارث سیکہ کے اس حسن انتظام بے اختیار منہ سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اُن حضرات کو اس سے بھی کہیں بڑھ کر ایسی اسلامی مجالس کے قائم کرنے کی توفیق حسنہ عنایت کرے۔ اللھم زد فزد"

نور افشاں اور عبد اللہ نور

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں پہ تعجب کیا کہ ابلیس بھی دشمن ہو آدم کا

مقدس ایڈیٹر صاحب نے اپنے مشن کی بے گناہی اور پاکی اور نمک حلالی اور دور اندیشی کے خیال سے تہذیب اور انسانیت سے مجبور ہو کر اب کے مسیحی اخبار "نور افشاں" مئی کے کسی نمبر میں "نور افشاں اور بھگوانداس کشتہ" کے عنوان سے میری نسبت پبلک میں غلط فہمی پھیلانے کے لئے خصوصاً اور عموماً اپنے مسیحی حلقہ سے تجاہل عارفانہ سے ظریفی کرتے ہوئے ایک نوٹ احتیاطاً جڑ دیا ہے اور اپنی کرتوت کو چھپانے کے لئے اس پرچہ کو باوجود باقاعدہ نامہ نگار ہونے ہوئے بھی میرے پاس نہیں بھیجا تا کہ قلعی کھل نہ جاوے۔ لیکن شاید اُن کو مسیح کا وہ قول یاد نہیں رہا کہ جو تم کوٹھری میں چھپا کر کرتے ہو بالاخانہ اور بازاروں میں کھل جائیگا۔ جز اب ہم اس کا بخیہ اُدھیڑنے کے لئے تردید کرتے ہیں

اعلان کا بطلان

ہم کو افسوس ہے کہ "نور افشاں" ایسے با اصول ایڈیٹر کے قلم سے میری نسبت جو مغالطہ آمیز الفاظ اُن کے اپنے اخبار میں نکلے ہیں وہ سراسر لغو اور سفید جھوٹ ہے۔ اُس سے ہمیں اپنی کسر شان کی کچھ بھی پرواہ نہ ہوتے ہوئے محض اسباب کے لئے کمال دلی رنج ہوا ہے کہ وہ اب تک اپنی جبلی عادتوں سے بمثل یہودا اسکریوطی مجبور ہیں کہ جس نے اُن کے خداوند مسیح کو تیس روپیہ کی لالچ میں آکر گرفتار کروا دیا۔

یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ میری نسبت غلط فہمی پھیلانے والے اور سب کو مغالطہ میں ڈالنے والے صرف چند ولایتی مشنری اور اُن کے معدودے دیسی پادری ہیں جو کہ ٹکے کے غلام ہیں ان کی سازش سے اپنی حسد اور کرتوت سے مجبور ہو کر مجھے نکمی عملی سے رسوا کرنا چاہا مگر انھوں نے باوجود عدالت اور پولیس کا دروازہ کھٹکھٹانے کے الٹی اپنے منہ کی کھائی ہے۔ ہم مشن کے مشنریوں اور پادریوں کی نئی چالبازیوں اور ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہیں کہ ان کے دائرہ کے اندر کیا کیا ناجائز کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ مگر ان کا بھانڈا اپھوڑنے میں شرافت نہیں سمجھتے ہیں ؎

ہم جانتے ہیں بلبل جو ہے ترنج حقیقت
ایک مشت اُستخواں پر دو پر لگے ہوئے ہیں

اشتہار صداقت اظہار

جب ہم پر آپ لوگوں کی اور عیسوی مذہب اور عیسائی خدائی کی قلعی کھل چکی تو ہم نے عیسائی مذہب کو باطل سمجھ کر ترک کر دیا اور اسلام قبول کر لیا جو کہ موجب نجات اور حق مذہب ہے۔ یہ آپ کی فاش غلطی اور اخلاقی کمزوری ہے کہ نامہ نگاری سے میرا نام خارج کر کے مجھے اطلاع تک نہیں دی اور مضامین ہڑپ کر کے شائع کرتے رہے اب ہمیں خود ہی ایسے لچر اخبار کی نامہ نگاری منظور نہیں جبکہ ہم اعلیٰ پایہ کے رسالوں اور اخباروں کے نامہ نگار ہیں سابق ایڈیٹر نور افشاں کی اصرار پر نامہ نگاری آپ کے اخبار کو رونق دینے کے لئے قبول کر لی تھی۔ ورنہ ہمیں آپ کے اخبار سے کوئی دلچسپی شروع ہی سے نہ تھی۔ اور اگر آپ آئندہ کچھ اور جواب الجواب یا تُو تُو میں میں چاہینگے تو ہم پبلک کے سامنے فیصلہ کے لئے مشن اور ان کے نمک حلالوں کا تمام فوٹو کھینچکر دھر دینگے تاکہ بخوبی روشنی پڑے۔ لیکن ابتداءً ہمیں پیشقدمی منظور نہیں ہے والسلام

آپ کا عبد اللہ نور سابق پادری ڈاکٹر بھگوانداس "ستارہ ہند" مقیم قادیان۔ جنت نشان

قابل امداد جماعت

احباب کو معلوم ہے کہ مونگیر (بنگالہ) میں غیر احمدیوں ملانوں نے مخالفت پر بڑا جوش دکھا کر ہمارے دوستوں کو اُن کی اپنی ایک مسجد کے نکالنے کے واسطے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور ایک مقدمہ عدالت میں ہو رہا ہے جس پر وہاں کے احباب بہت سا مالی خرچ اور حرج اُٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ اخراجات مقدمہ میں ان بھائیوں کی امداد کے واسطے ایک دفعہ اخبار میں باجازت حضرت خلیفۃ المسیح تحریک کی گئی تھی جس کے متعلق ہمارے پیارے دوست حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر تحریر فرماتے ہیں :۔

"آنجناب کی تحریک پر جن احباب نے مقدمہ مسجد کے لئے چندہ ارسال کیا ہے ان کے اور نیز آپ کے شکریہ کے ساتھ اُن احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں شائع فرما کر مشکور فرماویں اور دیگر احباب کو تحریک فرماویں کہ اس کار خیر میں شریک ہو کر سلسلہ اخوت کا ثبوت دیں کیونکہ یہ روپیہ سب تقریباً خرچ ہو گیا ہے اور بہت کم باقی ہے۔ مقدمہ مذکورہ ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس میں ٹرانسفر کرانے میں اُمید سے زیادہ خرچ ہو گیا۔ خدا نے چاہا تو بعد فیصلہ مقدمہ پورا آمد و خرچ کسی اخبار میں شایع کرونگا

ہمارے احمدی احباب اگر اس مالی جہاد میں ہمارے شریک ہونگے اور ہاتھ بٹائینگے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیگا مخالفین بڑے زور سے مخالفت پر آمادہ ہیں ایک بڑے مجمع میں اُن کے ایک دیوبندی مولوی نے جوش مخالفت میں یہ ظاہر کیا کہ اڈریانوپل کے جانے کی پرواہ نہیں یہ مسجد اڈریانوپل سے بڑھ کر ہے یہ نہیں جانا چاہیے اور احمدیوں کو اس مسجد میں قدم نہیں رکھنے دینا چاہیے

احباب سے درخواست ہے کہ کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماویں

(۱) رستم علی محرر چنگی فیروز پور عمر (۲) نور احمد خیاط احمد کلوال صہ، (۳) معرفت محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان عمر - (۴) مولوی زین العابدین عمر (۵) عبدالعزیز سکرٹری میرٹھ ستے، (۶) حافظ مختار احمد شاہ جہانپور مہ (۷) ولی محمد صاحب قانونگو عہ -

چیلنج کا جواب

ایڈیٹر صاحب اخبار رحمن مسئلہ قدامت روح و مادہ پر مباحثہ کے واسطے ہمیں چیلنج دیتے ہیں اور لاہور بلاتے ہیں یا قادیان آنے کو تیار ہیں۔ لہٰذا ان کی خدمت میں بادب عرض ہے کہ آپکو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہمارے لاہوری احمدی برادران اس مسئلہ میں آپ کو کافی دلائل سنا سکتے ہیں بالخصوص ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اس مسئلہ پر بہت کچھ اسٹڈی کر چکے ہیں۔ آپ سر دست احمدیہ بلڈنگس میں ہمارے احمدی بھائیوں سے ملیں اور ان کے خیالات سے مستفید ہوں۔

ایک اخبار مفت

میرے مکرم ملک محمد بخش صاحب احمدی حال وارد آسٹریلیا میری گذشتہ بیماری سے صحت یابی کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی شائق اخبار کے نام ایک سال کے واسطے جاری کرانا چاہتے ہیں درخواستیں دفتر بدر میں آویں

دعا

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی کا خط موضع پیرکوٹ متصل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ صوفی صاحب موصوف اپنے وطن میں بسبب علالت طبع ٹھہرے ہوئے ہیں کوئی تقریر نہیں کر سکتے۔ نہ کہیں وعظ کے لئے جا سکتے ہیں احباب اس مفید جان کے واسطے دردِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں،

سُرمہ

ہمارے دوست مرزا محمد افضل خاں صاحب احمدی سوڈا بازار ۱۲۷ شملہ نے ایک سرمہ طیار کیا ہے جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ بہت لوگوں نے استعمال کر کے مفید پایا ہے جسکو ضرورت ہو مرزا صاحب موصوف سے طلب کرے۔

اصلاح

بدر مورخہ مراسلت "ایک پادری کی منطق اور مباحثہ سے گریز" کے عنوان سے چھپی تھی اُس کے لکھنے والے صاحب کا نام غلطی سے محمد دین لکھا گیا اصل نام محمد زبیر ہے -

دیسی سیاہی

دیسی سیاہیوں میں سے الف خانی سیاہی سب سے عمدہ اور مشہور ہوا کرتی تھی مگر بعد میں آکر ولائتی مال کی طرح ناقص ہو گئی اب پھر ایک صاحب نے نہایت محنت سے عمدہ سیاہی بنانی شروع کی ہے اور ہر قسم کی دیسی سیاہی سرخ سفید۔ پائدار وغیرہ ادنیٰ اور اعلیٰ ہر درجہ کی ان کے ہاں سے ملسکتی ہے نقلی سے تمیز کے واسطے ہر پیکٹ پر مہر اور سنہ ۱۳۳۲ھ دیا جاتا ہے جو صاحبان دیسی سیاہی کو استعمال کرتے ہیں وہ ضرور منگوا کر تجربہ کریں۔ تاجروں کو خاص کمیشن دیا جاتا ہے۔ سیاہیوں کا نرخنامہ درج ذیل ہے

سیاہی کشادہ درجہ مے/۔ پوٹلیاں فی اردرجہ۔ سیاہی پوڑیہ فی اسر سیاہی درجے، سیاہی درللعہ، سیاہی درعہ۔ سیاہی در ۱۲ار ڈبیا کلاں فی ر ڈبیانی۔ ر شنگرف درصہ، شنگرف درصہ، شنگرف درعہ شنگرف در عمہ۔

سیاہی پختہ در مہرہ ار سیاہی کتھیہ در عمہ -

ملنے کا پتہ عبدالعزیز خاں صاحب بازار چتلی قبر محلہ سرائے الف خاں۔ عبدالغنی خاں - دہلی -

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم سان گوتم کشمیری- باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۳۰ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں - تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہوار - مذہب احمدی - آبائی پیشہ نجاری وہاداری جس کی پہلی بیوی کا چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے - اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے - مزید حالات مفصل طور پر خط و کتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - خط کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ ست گڑہ ہونا چاہیئے

سفوف ہاضمہ

حکیم عبدالعزیز صاحب نے یہ سفوف پچیس دواؤں کا مرکب طیار کیا ہے جو ہضم کے فعل کو بہت قوی کرتا ہے قیمت ۸ر ایک ماہ کی خوراک - ہم نے خود کھا کر دیکھا ہے اور مفید پایا ہے ملنے کا پتہ حکیم صاحب موصوف دارالعلوم قادیان

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اُسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش ہونی چاہیئے۔

اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تھی جو محض عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی عرق سے مرکب ہے - اسکو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح سرخ و سفید اور مکھن کی مانند نرم ہو جاتی ہے آنکھوں اور گالوں کے داغ چھائیں - جھریاں - روکھا پن - پیلا پن - مہاسے - چھیپ وغیرہ دفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ محض بوڑھا بدرونق چہرہ مثل ۱۶ برس کے حسین چہرہ کے بنجاتا ہے - اور جو خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے کیونکہ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کر لیتی ہیں - خوشبو کہ راجہ مہاراجہ پسند کریں - امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ہمیشہ اسکو ملکر نہلواتے ہیں کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ کھارہا ہو ہو جاتی ہے - اور جب تک دوبارہ غسل نہ کرو ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے - تیسرے کوئی جلدی عوارض - پھوڑا پھنسی - داد خارش سخی کھال - ہاتھ پیر پھٹنا - بغل گند - پسینہ بدبودار نہیں ہونے پاتا - داغ چیچک بھر کر صاف کر دیتی ہے اور جسم پر وبائی ہوا سرایت نہیں کرتی - یعنی ہیضہ - پلیگ - چیچک موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے - مچھر - پسو کھٹمل ڈانس جو رات کو نیند حرام کرتے ہیں پناہ ملتی ہے کپڑوں کے اندر چھڑک دینے سے ہر وبا سے رہنے والے محفوظ رہتے ہیں اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آجاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ - ضعف بصارت ہر قسم کا درد - نزلہ زکام دفع ہوتا ہے قیمت فی شیشی عہ - تین کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے - پیشگی روپیہ آنے پر محصول وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے - ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے - المشتہر ایم مسٹر مدہوش صاحب متھرا

البشریٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اُسکا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابوالفضل محمد منظور الٰہی صاحب - خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے اُنھوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۸ر ہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید سکے - ملنے کا پتہ :-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان

ہندوؤں کے دل پر اثر کیا کہ اخیر تک ہندو بیٹھے رہے اور بڑی غور سے سنتے رہے ۔ اس پچھلے لیکچر کا نتیجہ ہُوا کہ دُوسرے روز اگرچہ لیکچر اسلام اور اُس کی خوبیوں پر تھا تاہم بہ نسبت پہلے روز کے ہندو بہت آئے اور پارسی آریہ کرسچن وغیرہ بھی بہت دکھائی دیتے تھے اور شیخ صاحب نے بہت عمدہ طرح سے لیکچر کو ادا کیا ۔ ہر ایک مذہب کے اصول اور اسلام کے اصول جُدا جُدا بڑی خوبی کے ساتھ بیان کئے عمدہ عمدہ دلائل پیش کئے کتنے ہندو پارسی صاحبوں کی زبان سے میں نے سُنا کہ واہ بہت عمدہ ثبوت ہیں ۔ الحمدللہ دونوں لیکچر بہت اچھی طرح سے ختم ہُوئے ۔

بندہ گل باز خاں ۔ صدر بازار حیدرآباد سندھ

انہیں لیکچروں کے متعلق برادرم حاجی محمد عمرالدین صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

ہر دو لیکچران میں حیدرآباد سندھ شہر اور صدر بازار کے عمائدین مسلم و ہنود موجود تھے اور بلکہ شہر کے قاضی صاحب بھی جو کہ ایک ضعیف العمر بزرگ ہیں شریک جلسہ تھے ۔ اور ہنود و مسلمانوں اور چند کس عیسائی صاحبان کے کثیر تعداد تھی ۔ انتظام اعلیٰ درجہ کا تھا ۔ صدر بازار کے غیر احمدیاں خصوصاً چودھری گل باز خاں صاحب آغا عبدالوہاب خاں صاحب اور ایڈیٹر اخبار الحق سکھر میاں محمد امین الدین صاحب مہتمم الصدق میاں نجم الدین دفتر والے صاحب اور میاں نبی بخش صاحب داروغہ میکہ کے اُس حسن انتظام پر بے اختیار مُنہ سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اُن حضرات کو اس سے بھی کہیں بڑھ کر ایسی اسلامی مجالس کے قائم کرنے کی توفیق حسنہ عنایت کرے ۔ اللھم زد فزد

نورافشاں اور عبداللہ نور

اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکساروں پہ تو تعجب کیا کہ ابلیس لعین دشمن ہوا آدم کا

مقدس ایڈیٹر صاحب نے اپنے مشن کی بے گناہی اور پاکی اور نمک حلالی اور دور اندیشی کے خیال سے تہذیب اور انسانیت سے مجبور ہو کر اپنے مسیحی اخبار "نورافشاں" مئی کے کسی نمبر میں " نورافشاں اور بھگوانداس کشتہ " کے عنوان سے میری نسبت پبلک میں غلط فہمی پھیلانے کے لئے تشکیک اور بنگر خصوصاً اپنے مسیحی حلقہ سے تجاہل عارفانہ ستم ظریفی کرتے ہوئے ایک نوٹ احتیاطاً جڑ دیا ہے اور اپنی کرتوت کو چھپانے کے لئے اُس پرچہ کو باوجود باقاعدہ نامہ نگار ہونے ہوئے بھی میرے پاس نہیں بھیجا تاکہ قلعی کھل نہ جاوے ۔ لیکن شاید اُن کو مسیح کا وہ قول یاد نہیں رہا کہ جو تم کوٹھری میں چھپا کر کرتے ہو بالاخانہ اور بازاروں میں کھُل جائیگا ۔ خیر اب ہم اس کا بخیہ اُدھیڑنے کے لئے تردید کرتے ہیں

اعلان کا بطلان

ہم کو افسوس ہے کہ "نورافشاں" ایسے بااصول ایڈیٹر کے قلم سے میری نسبت جو مغالطہ آمیز الفاظ اُن کے اپنے اخبار میں نکلے ہیں وہ سراسر لغو اور سفید جھوٹ ہے ۔ اُس سے ہمیں اپنی کسر شان کی کچھ بھی پرواہ نہ ہوتے ہُوئے محض اسبات کے لئے کمال دلی رنج ہوا ہے کہ وہ اب تک اپنی جبلی عادتوں سے بمثل بہودا اسکریوطی مجبور ہیں کہ جس نے اُن کے خداوند مسیح کو تیس روپیہ کی لالچ میں آکر گرفتار کروا دیا ۔

یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ میری نسبت غلط فہمی پھیلانے والے اور سب کو مغالطہ میں ڈالنے والے صرف چند ولایتی مشنری اور اُن کے متعدد دیسی پادری ہیں جو کہ ٹکے کے غلام ہیں اُن کی سازش سے اپنی حسد اور کرتوت سے مجبور ہو کر مجھے حکمت عملی سے رسوا کرنا چاہا مگر اُنھوں نے باوجود عدالت اور پولیس کا دروازہ کھٹکھٹانے کے آخر اپنے مُنہ کی کھائی ہے ۔ ہم مشن کے مشنریوں اور پادریوں کی نئی چالبازیوں اور ہتھکنڈوں سے خوب واقف ہیں کہ ان کے دائرہ کے اندر کیا کیا ناجائز کارروائیاں ہو رہی ہیں ۔ مگر ان کا بھانڈا پھوڑنے میں شرافت نہیں سمجھتے ہیں ؎

ہم جانتے ہیں بلبل جو ہے ترنج حقیقت
ایک مشت اُستخواں پر دو پر لگے ہوئے ہیں

اشتہار صداقت اظہار

جب ہم پر آپ لوگوں کی اور عیسوی مذہب اور عیسائی خدائی کی قلعی کھل چکی تو ہم نے عیسائی مذہب کو باطل سمجھ کر ترک کر دیا اور اسلام قبول کر لیا جو کہ موجب نجات اور حق مذہب ہے ۔ یہ آپ کی فاش غلطی اور اخلاقی کمزوری ہے کہ نامہ نگاری سے میرا نام خارج کر کے مجھے اطلاع تک نہیں دی اور مضامین ہڑپ کر کے شائع کرتے رہے اب ہمیں خود ہی ایسے لچر اخبار کی نامہ نگاری منظور نہیں جبکہ ہم اعلیٰ پایہ کے رسالوں اور اخباروں کے نامہ نگار رہیں سابق ایڈیٹر نورافشاں کی اصرار پر نامہ نگاری آپ کے اخبار کو رونق دینے کے لئے قبول کر لی تھی ۔ ورنہ ہمیں آپ کے اخبار سے کوئی دلچسپی شروع ہی سے نہ تھی ۔ اور اگر آپ آئندہ کچھ اور جواب الجواب یا تُوتُو میں میں چاہینگے تو ہم پبلک کے سامنے فیصلہ کے لئے مشن اور ان کے نمک حلالوں کا تمام نوٹو کھینچکر دھر دینگے تاکہ بخوبی روشنی پڑے ۔ لیکن ابتدائً ہمیں پیشقدمی منظور نہیں ہے ۔ والسلام

آپ کا عبداللہ نور سابق پادری ڈاکٹر بھگوانداس "ستارہ ہند" مقیم قادیان ۔ جنت نشان

قابل امداد جماعت

احباب کو معلوم ہے کہ مونگیر (بنگالہ) میں غیر احمدیوں ملانوں نے مخالفت پر بڑا جوش دکھا کر ہمارے دوستوں کو اُن کی اپنی ایک مسجد کے نکالنے کے واسطے ہنگامہ برپا کر رکھا ہے اور ایک مقدمہ عدالت میں ہو رہا ہے جس پر وہاں کے احباب بہت سا مالی خرچ اور حرج اُٹھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے ۔ اخراجات مقدمہ میں ان بھائیوں کی امداد کے واسطے ایک دفعہ اخبار میں باجازت حضرت خلیفۃ المسیح تحریک کی گئی تھی جس کے متعلق ہمارے پیارے دوست حکیم خلیل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ مونگیر تحریر فرماتے ہیں :-

" آنجناب کی تحریک پر جن احباب نے مقدمہ مسجد کے لئے چندہ ارسال کیا ہے ان کے اور نیز آپ کے شکریہ کے ساتھ اُن احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں شائع فرما کر مشکور فرما دیں اور دیگر احباب کو تحریک فرما دیں کہ اس کار خیر میں شریک ہو کر سلسلہ اخوت کا ثبوت دیں کیونکہ یہ روپیہ سب تقریباً خرچ ہو گیا ہے اور بہت کم باقی ہے ۔ مقدمہ مذکورہ ایک اجلاس سے دوسرے اجلاس میں ٹرانسفر کرانے میں اُمید سے زیادہ خرچ ہو گیا ۔ خدا نے چاہا تو بعد فیصلہ مقدمہ پورا آمد و خرچ کسی اخبار میں شایع کرونگا

ہمارے احمدی احباب اگر اس مالی جہاد میں ہمارے شریک ہونگے اور ہاتھ بٹائینگے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیگا مخالفین بڑے زور سے مخالفت پر آمادہ ہیں ایک بڑے مجمع میں اُن کے ایک دیوبندی مولوی نے جوش مخالفت میں یہ ظاہر کیا کہ اڈریانوپل کے جانے کی پرواہ نہیں یہ مسجد اڈریانوپل سے بڑھ کر ہے یہ نہیں جانا چاہیئے اور احمدیوں کو اس مسجد میں قدم نہیں رکھنے دینا چاہیے

احباب سے درخواست ہے کہ کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماویں

(۱) رستم علی محرر چنگی بزدز پور مجہ (۲) نور احمد خیاط احمد کلواں صہ، (۳) معرفت محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان عہ - (۴) مولوی زین العابدین عہ، (۵) عبدالعزیز سکرٹری میرٹھ سے، (۶) حافظ مختار احمد شاہ جہانپور سے دعا ولی محمد صاحب قانونگو عہ -

چیلنج کا جواب

ایڈیٹر صاحب اخبار رجن مسئلہ قدامت روح و مادہ پر مباحثہ کے واسطے ہمیں چیلنج دیتے ہیں اور لاہور بلاتے ہیں یا قادیان آنے کو تیار ہیں۔ لہٰذا ان کیخدمت میں بادب عرض ہے کہ آپکو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہمارے لاہوری احمدی برادران اس مسئلہ میں آپ کو کافی دلائل سنا سکتے ہیں بالخصوص ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اس مسئلہ پر بہت کچھ اسٹڈی کر چکے ہیں۔ آپ سر دست احمدیہ بلڈنگس میں ہمارے احمدی بھائیوں سے ملیں اور اُن کے خیالات سے مستفید ہوں۔

ایک اخبار مفت

میرے کرم ملک محمد بخش صاحب احمدی حال وارد آسٹریلیا میری گذشتہ بیماری سے صحت یابی کی خوشی میں ایک اخبار بدر کسی شائق اخبار کے نام ایک سال کے واسطے جاری کرانا چاہتے ہیں درخواستیں دفتر بدر میں آویں

دعا

حضرت صوفی غلام رسول صاحب راجیکی کا خط موضع پیرکوٹ متصل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ سے آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ صوفی صاحب موصوف اپنے وطن میں بسبب علالت طبع ٹھہرے ہوئے ہیں کوئی تقریر نہیں کر سکتے۔ نہ کہیں وعظ کے لئے جا سکتے ہیں احباب اس مفید جان کے واسطے دردِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔

سُرمہ

ہمارے دوست مرزا محمد افضل خانصاحب احمدی سوڈا بازار ۱۲۷ شملہ نے ایک سرمہ طیار کیا ہے جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ بہت لوگوں نے استعمال کر کے مفید پایا ہے جسکو ضرورت ہو مرزا صاحب موصوف سے طلب کرے۔

اصلاح

بدر مورخہ مراسلت " ایک پادری کی منطق اور مباحثہ گرینہ کا " کے عنوان سے چھپی تھی اُس کے لکھنے والے صاحب کا نام غلطی سے محمد دین لکھا گیا اصل نام محمد زبیر ہے۔

دیسی سیاہی

دیسی سیاہیوں میں سے الف خانی سیاہی سب سے عمدہ اور مشہور ہوا کرتی تھی مگر بعد میں آکر ولایتی مال کی طرح ناقص ہو گئی اب پھر ایک صاحب نے نہایت محنت سے عمدہ سیاہی بنانی شروع کی ہے اور ہر قسم کی دیسی سیاہی سرخ سفید - پائدار وغیرہ ادنیٰ اور اعلیٰ ہر درجہ کی ان کے ہاں سے مل سکتی ہے نقلی سے تمیز کے واسطے ہر پیکٹ پر مہر اور سنہ ۱۳۳۳ھ دیا جاتا ہے جو صاحبان دیسی سیاہی کو استعمال کرتے ہیں وہ ضرور منگوا کر تجربہ کریں۔ تاجروں کو خاص کمیشن دیا جاتا ہے - سیاہیوں کا نرخنامہ درج ذیل ہے

سیاہی کشادہ در سے - پوٹھیاں فی اردرہ - سیاہی پوڑیہ فی ا... سیاہی درے، سیاہی در للعہ، سیاہی در عہ - سیاہی در ۱۲ ار ڈبیا کلاں فی ر ڈبیا فی - ر شنگرف در صہ، شنگرف در صہ، شنگرف در عہ شنگرف در عمہ -

سیاہی پختہ در مجہ مار سیاہی کتھیہ در عہ -

ملنے کا پتہ عبدالعزیز خاں صاحب بازار چتلی قبر محلسرائے الف خاں، عبدالغنی خاں - دہلی -

ضرورت نکاح

مستری شہاب الدین قوم سائی گوتم کشمیری - باشندہ جموں خاص عمر تقریباً ۳۰ سال ملازم محکمہ پبلک ورکس سٹیٹ جموں - تنخواہ ... روپیہ ماہوار - مذہب احمدی - آبائی پیشہ نجاری دھاری جس کی پہلی بیوی چند ماہ سے فوت ہو چکی ہے - اب دوسری شادی کرنی چاہتا ہے - مزید حالات مفصل طور پر خط وکتابت سے معلوم ہو سکتے ہیں - خط کتابت بنام سید مسعود شاہ سکرٹری انجمن احمدیہ جموں محلہ مست گڑھ ہونا چاہیئے

سفوف ہاضمہ

حکیم عبدالعزیز صاحب نے یہ سفوف پچیس دواؤں کا مرکب طیار کیا ہے جو ہضم کے فعل کو بہت قوی کرتا ہے قیمت ۸ ر ایک ماہ کی خوراک - ہم نے خود کھا کر دیکھا ہے اور مفید پایا ہے ملنے کا پتہ حکیم صاحب موصوف دارالعلوم قادیان

گوری اور خوبصورت ہونے کی دوا

جس طرح بال اور دانتوں کی صفائی کی ضرورت ہے اُسی طرح چہرہ کی صفائی اور نمائش ہونی چاہیئے۔

اس دوا کو بڑی سفارش سے ڈاکٹر لانگڈیل صاحب نے مہاراجہ میسور کے لئے طیار کی تھی جو محض عمدہ مقوی دل و دماغ پھولوں کی روح سے مرکب ہے - اسکو چہرہ اور تمام جسم پر ملنے سے رنگت گلاب کی پتی کی طرح سرخ و سفید اور مکھن کی مانند نرم ہو جاتی ہے آنکھوں اور گالوں کے داغ چھائیں - جھریاں - روڑھاپن - پیلاپن - مہاسے - چھیپ وغیرہ رفع ہو کر ایک قسم کی خوبصورتی و ملاحت ایسی پیدا ہو جاتی ہے کہ محض بوڑھا بدرونق چہرہ مثل ۱۶ برس کے حسین چہرہ کے بنجاتا ہے - اور جو خوبصورتی اس سے پیدا ہوتی ہے وہ ہمیشہ قائم رہتی ہے کیونکہ یہ وہ پوڈر نہیں ہے جو بازاری عورتیں شب کو ملکر چہرہ بارونق کر لیتی ہیں - خوشبو کہ راجہ مہاراجہ پسند کریں - امیر لوگ خود اور اپنے بچوں کو اور اپنی بیگمات کو اسی لئے ہمیشہ اسکو ملکر نہلواتے ہیں کہ اول تو بدن میں خوشبو جیسے گلوں کا باغ کھارہا ہو ہو جاتی ہے - اور جب تک دوبارہ غسل نہ کرو ویسی ہی خوشبو مہکا کرتی ہے دوسرے دماغ کو بھی فرحت پہنچتی ہے - تیسرے کوئی جلدی عوارض - پھوڑا پھنسی - داد خارش سختی - کھال - ہاتھ پیر پھٹنا - بغل گند - پسینہ بدبودار نہیں ہونے پاتا - داغ چیچک بھر کر صاف کر دیتی ہے اور جسم پر وبائی ہوا سرایت نہیں کرتی - یعنی ہیضہ - پلیگ - چیچک موتی جھالا اور دیگر عوارض سے محفوظ رکھتی ہے - مچھر - پسو کھٹمل ڈانس جو رات کو نیند حرام کرتے ہیں پناہ ملتی ہے کمروں کے اندر دوا چھڑک دینے سے ہر وبا سے رہنے والے محفوظ رہتے ہیں اور سخت گرمی میں وہ تری رہتی ہے کہ فوراً نیند آجاتی ہے سونگھنے میں ضعف دماغ - ضعف بصارت ہر قسم کا درد - نزلہ زکام دفع ہوتا ہے قیمت فی شیشی عہ - تین کے خریدار کو ایک مفت ملتی ہے - پیشگی روپیہ آنے پر محصول وغیرہ کفایت خریدار ہو سکتی ہے - ورنہ ہر ایک پارسل قیمت طلب روانہ ہوتا ہے - المشتہر ایم مسٹر مدہوش صاحب متھرا

البشریٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو خدا تعالیٰ کی وحی نازل ہوتی رہی ہے اُسکا مجموعہ حصہ اول مرتبہ بابو ابو الفضل محمد منظور الٰہی صاحب - خداوند کریم اپنی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرے اُنھوں نے ہستی باری اور صداقت اسلام کے تازہ ثبوتوں کے ایک ذخیرے کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہے اور اس موتیوں کی لڑی کی قیمت صرف ۱۲ہ ہے تاکہ ہر ایک شخص آسانی سے خرید سکے - ملنے کا پتہ :-

دفتر تشحیذ الاذہان - قادیان